سلمان رحمان
ہماری خدمات: حج اور عمرہ زیارت تورس، ویزہ اسٹمپنگ، وکالا سروسز، انٹرنیشنل اینڈ ڈومیسٹک ایئر ٹکٹنگ
Hina Air Travel
Hajj & Umrah Ziyarat Tours, Visa Stamping, Wakala Services
International & Domestic Air Ticketing.
Second Floor Shop No. 7, Universal Complex Near Noor Manzil
Lalbagh, Lucknow-226001. Contact No. - 0522-4590763
Email : hinaairtravel@gmail.com
Mobile:9559322919,9415023319

لکھنؤ سے شائع ہونے والا اردو روزنامہ
# لوہیا نامہ
URDU DAILY LOHIA NAMA LUCKNOW

ناولٹی کلاتھ سینٹر
Latest WEDDING Gowns
Kamdar Suits and all Kind of Handicraft
Specialist in GHARARA'S
NOVELTY Cloth Center
Nazirabad, Lucknow-226018, Ph.:0522-4332331
E-mail:novelty.creations78@gmail.com

R.N.I. No.: UPURD 2013 48815 Vol. No. 13, Issue No. 258 Tuesday 03 February, 2026 Price: 1 - Pages:4 Morning Edition
جلد نمبر (۱۳) شمارہ نمبر (۲۵۸) ۳ فروری ۲۰۲۶ء بروز منگل قیمت: ایک روپیہ (صفحات: ۴)

# لوک سبھا میں راہل گاندھی کے خطاب پر ہنگامہ، کارروائی کل تک ملتوی

## ڈوکلام میں چینی دراندازی کا مسئلہ، کانگریس نے الزام لگایا کہ حکومت جنرل نرونے کی کتاب کے ایک اقتباس سے خوف زدہ ہے

**نئی دھلی (ایجنسی):** صدر جمہوریہ کے خطاب پر شکریہ کی تحریک پر بحث کے دوران حکمراں جماعت اور اپوزیشن کے درمیان گرما گرم تبادلہ ہوا۔ بی جے پی ایم پی تیجسوی سوریا کا ایک بیان اس حد تک بڑھ گیا کہ اسپیکر اولوک سبھا کی کارروائی ایک گھنٹے کے لیے ملتوی کرنی پڑی۔ تیجسوی نے یو پی اے حکومت کے بارے میں کچھ تبصرے کیے، اور راہل گاندھی اس کا جواب دینا چاہتے تھے۔ تاہم، اسپیکر نے انہیں اس کتاب کا حوالہ دینے کی اجازت نہیں دی جسے وہ استعمال کرنا چاہتے تھے۔ یہ سارا تنازع اس بات سے ہی جڑا ہے۔ اپوزیشن لیڈر راہل گاندھی سابق آرمی چیف جنرل ایم ایم نروانے (ریٹائرڈ) کی کتاب پر تبصرہ کرنا چاہتے تھے، اس بات پر ہنگامہ ہو گیا۔ حکمراں جماعت کے ارکان نے راہل گاندھی کے اس کوشش پر اعتراض کیا۔ وزیر دفاع راج ناتھ سنگھ نے سوال کیا کہ کیا راہل گاندھی جس کتاب کا حوالہ دے رہے ہیں وہ شائع بھی نہیں ہوئی ہے۔ راہل گاندھی نے اس کا جواب دیتے ہوئے کہا کہ حکومت نے خود نروانے کی کتاب کو شائع کرنے کی اجازت نہیں دی تھی۔ حکمراں جماعت نے یہ کہہ کر جواب دیا کہ اگر حکومت نے اجازت نہیں دی تھی تو اس کا مطلب ہے کہ اس میں موجود حقائق ریکارڈ پر نہیں ہیں۔

وزیر داخلہ امت شاہ نے کہا کہ اگر راہل گاندھی کسی میگزین کا حوالہ دینا چاہتے ہیں تو وہ ایسا نہیں کر سکتے کیونکہ اسپیکر نے اجازت نہیں دی۔ درحقیقت راہل گاندھی کاروان میگزین میں نروانے کی کتاب کے حوالے سے شائع ایک مضمون کا حوالہ دینا چاہتے تھے جس میں ڈوکلام پر تبصرہ کیا گیا تھا۔ راہل گاندھی نے کہا کہ وہ چین کے بارے میں بات نہیں کر رہے ہیں، بلکہ وہ کچھ باتیں سامنے لانا چاہتے ہیں جو وزیر اعظم نریندر مودی اور وزیر دفاع راج ناتھ سنگھ کے بارے میں کہی گئی ہیں۔ انھوں نے اس کی اجازت مانگی۔ راہل گاندھی نے کہا، "اس میں ایسی کیا چیز ہے جو انہیں اتنا خوفزدہ کر رہی ہے؟ اگر وہ خوفزدہ نہیں ہیں تو مجھے پڑھنے کی اجازت دی جائے۔" پارلیمنٹ کے احاطہ میں میڈیا نمائندوں سے بات کرتے ہوئے راہل گاندھی نے انھیں روکے جانے پر حکومت کو نشانہ بنایا۔ کانگریس ایم پی راہل گاندھی نے کہا کہ "یہ میں نہیں کہتا، یہ آرمی چیف (ریٹائرڈ) نے کتاب میں لکھا ہے۔ کتاب کو شائع نہیں ہونے دیا جا رہا ہے، یہ تذبذب کا شکار ہے، اور یہ آرمی چیف کا نقطہ نظر ہے۔ وہ آرمی چیف کے نقطہ نظر سے اتنے خوفزدہ کیوں ہیں؟ وہ اس سے کیوں خوفزدہ ہیں کہ آرمی چیف کیا کہنا چاہتے ہیں؟ ہمیں وزیر اعظم کے بارے میں کچھ پتا چلے گا، راجناتھ سنگھ جی کے بارے میں کچھ پتا چلے گا۔ لیکن ہمیں فوج کے بارے میں بھی کچھ پتا چلے گا اور اسے ملک کی سیاسی قیادت نے کس طرح نیچا دکھایا ہے۔ میں کہہ رہا ہوں کہ نروانے جی نے اپنی کتاب میں وزیر اعظم اور راجناتھ سنگھ جی کے بارے میں صاف لکھا ہے۔ یہ ایک مضمون میں شائع ہوا ہے۔ میں مضمون کا حوالہ دے رہا ہوں۔

راہل گاندھی نے مزید کہا کہ، وہ مجھے بولنے نہیں دے رہے، وہ ڈرے ہوئے ہیں کیونکہ اگر یہ سامنے آیا تو نریندر مودی اور راج ناتھ سنگھ کی حقیقت عوام کے سامنے آ جائے گی اور 56 انچ کے سینے کا کیا ہوا جب چین ہمارے خلاف کھڑا تھا، آگے بڑھ رہا تھا۔ پارلیمنٹ میں اس معاملے پر ہنگامہ آرائی کے بعد اسپیکر نے واضح طور پر کہا کہ وہ کسی بھی حال میں اس معاملے کو اٹھانے نہیں دیں گے اور اگر راہل گاندھی بولنا نہیں چاہتے ہیں تو وہ اگلے اسپیکر کا نام دیں گے۔ اسپیکر نے اگلے اسپیکر کے طور پر اکھلیش یادو کا نام بھی لیا۔ اس دوران اکھلیش یادو نے اسپیکر سے اپیل کی کہ اگر راہل گاندھی چین کے بارے میں کچھ کہنا چاہتے ہیں اور یہ قومی مفاد میں ہے تو انہیں اس کی اجازت دی جائے۔ تاہم اسپیکر نے اجازت دینے سے انکار کر دیا اور ایوان کی کارروائی ایک گھنٹے کے لیے ملتوی کر دی گئی۔ یہ تنازع بی جے پی لیڈر تیجسوی سوریا کے ایک بیان سے شروع ہوا۔ انہوں نے کہا کہ 10 سالہ یو پی اے حکومت کے دوران صدر جمہوریہ کے خطاب میں کبھی بھی ملک کی ثقافت کو مضبوط کرنے، ثقافتی ترقی حاصل کرنے یا نوجوانوں کی ذہنیت کو تبدیل کرنے پر بات نہیں کی گئی۔ راہل گاندھی نے کہا کہ چونکہ کانگریس کی حب الوطنی پر سوالیہ نشان لگا ہوا ہے، اس لیے وہ نروانے کی کتاب کا حوالہ دینا چاہتے ہیں، جس میں انہوں نے کاروان میگزین میں شائع ہونے والی وزیر اعظم اور راج ناتھ سنگھ کے بارے میں تنقیدی تبصرے کیے ہیں۔

## تبدیلی مذہب مخالف قانون: سپریم کورٹ کا کئی ریاستوں کو نوٹس، 4 ہفتوں میں جواب طلب

**نئی دھلی (ایجنسی):** سپریم کورٹ نے ملک کی مختلف ریاستوں میں نافذ تبدیلی مذہب مخالف قوانین کو چیلنج کرنے والی ایک اہم عرضی پر نوٹس جاری کرتے ہوئے متعلقہ ریاستی حکومتوں سے چار ہفتوں کے اندر جواب طلب کر لیا ہے۔ عدالت نے واضح کیا ہے کہ یہ معاملہ پہلے سے زیر التوا اسی نوعیت کی دیگر درخواستوں کے ساتھ سنا جائے گا، جن پر سال 2020 سے غور جاری ہے۔ اس فیصلے کو مذہبی آزادی اور آئینی حقوق کے حوالے سے ایک اہم پیش رفت کے طور پر دیکھا جا رہا ہے۔ یہ عرضی نیشنل کونسل آف چرچز ان انڈیا کی جانب سے دائر کی گئی ہے، جس میں راجستھان، اتر پردیش، ہریانہ، اتراکھنڈ، مدھیہ پردیش، گجرات، ہماچل پردیش، کرناٹک، جھارکھنڈ، چھتیس گڑھ، اروناچل پردیش اور اوڈیشہ میں نافذ تبدیلی مذہب مخالف قوانین کو غیر آئینی قرار دے کر منسوخ کرنے کی درخواست کی گئی ہے۔ درخواست گزار کا مؤقف ہے کہ یہ قوانین شہریوں کے بنیادی حقوق، بالخصوص مذہبی آزادی، ذاتی آزادی اور مساوات کے حق کی صریح خلاف ورزی کرتے ہیں۔ عرضی میں کہا گیا ہے کہ ان قوانین کے تحت ایسے ضابطے شامل کیے گئے ہیں جو کسی فرد کے مذہبی انتخاب کو مشکوک بنا دیتے ہیں اور ریاستی مداخلت کو غیر معمولی حد تک بڑھا دیتے ہیں۔ درخواست گزار نے عدالت سے عبوری راحت کی بھی مانگ کی ہے، جس کے تحت پولیس یا ریاستی انتظامیہ کو ان قوانین کے تحت کسی بھی قسم کی کارروائی سے روکے جانے کی ہدایت دینے کی اپیل کی گئی ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ ان قوانین کا استعمال خاص طور پر اقلیتی برادریوں، بالخصوص عیسائیوں اور دیگر مذہبی گروہوں کے خلاف کیا جا رہا ہے اور جھوٹے یا بے بنیاد الزامات کے ذریعے ہراسانی میں اضافہ ہوا ہے۔ سپریم کورٹ نے اپنے ابتدائی ریمارکس میں کہا کہ یہ معاملہ پہلے سے زیر سماعت دیگر عرضیوں سے جڑا ہوا ہے، جن میں مختلف ریاستوں کے اسی طرح کے قوانین کی آئینی حیثیت کو چیلنج کیا گیا ہے۔ عدالت نے بتایا کہ اس پورے معاملے کی سماعت تین ججوں کی بنچ کرے گی، تاکہ اس حساس مسئلے کے تمام آئینی، سماجی اور قانونی پہلوؤں پر تفصیل سے غور کیا جا سکے۔

# اردو صحافت ایک درخشاں عہد سے محروم

## اسد رضا نقوی کا انتقال، صحافتی برادری سوگوار

**ممبئی (بواین آئی):** معروف صحافی، نامور مزاح نگار، شاعر اور نقاد سید اسد رضا نقوی آج بروز اتوار دل کا دورہ پڑنے سے نئی دہلی کے فورٹیس اسپتال میں انتقال کر گئے۔ وہ 74 برس کے تھے۔ مرحوم قومی سطح کے ممتاز اردو اخبار روزنامہ راشٹریہ سہارا کے سابق مدیرِ اعلیٰ رہے اور اردو صحافت و ادب میں ایک معتبر اور توانا آواز کی حیثیت رکھتے تھے۔ اطلاعات کے مطابق اسد رضا نقوی حال ہی میں عمرہ کی سعادت حاصل کر کے وطن واپس لوٹے تھے۔ دو روز قبل طبیعت میں اچانک ناسازی کے باعث انہیں فورٹیس اسپتال، نئی دہلی میں داخل کرایا گیا، جہاں آج صبح انہوں نے داعیٔ اجل کو لبیک کہا۔ مرحوم کی تدفین ان کے آبائی وطن بجنور میں عمل میں آئی۔ پسماندگان میں ایک بیٹا اور ایک بیٹی شامل ہیں۔ مرحوم اسد رضا نقوی نے صحافت کے میدان میں کئی دہائیوں پر محیط خدمات انجام دیں۔ وہ متعدد کتابوں کے مصنف تھے اور ان کا شمار ان صحافیوں میں ہوتا تھا جنہوں نے خبر، ادب اور طنز و مزاح کو وقار کے ساتھ برتا۔ خاص طور پر ان کا مقبول کالم "تلخیاں" اردو صحافت میں ایک منفرد مقام رکھتا ہے، جو مسکراہٹ کے ساتھ قاری کو فکر کی گہرائی میں لے جاتا تھا۔ ممبئی میں 31 مارچ 2006 کو روزنامہ راشٹریہ سہارا کی اشاعت کے موقع پر انہیں ریزیڈنٹ ایڈیٹر مقرر کیا گیا تھا۔ ان کے انتقال کی خبر ملتے ہی ممبئی کی صحافتی و ادبی برادری میں گہرے رنج و غم کی لہر دوڑ گئی ہے اور مختلف حلقوں کی جانب سے تعزیتی پیغامات کا سلسلہ جاری ہے۔ روزنامہ راشٹریہ سہارا کے سابق گروپ ایڈیٹر اور معروف مصنف عزیز برنی نے مرحوم کو خراجِ عقیدت پیش کرتے ہوئے کہا کہ انہوں نے ماہنامہ راشٹریہ سہارا میں اسد رضا کے ساتھ کام کا آغاز کیا اور بعد ازاں روزنامہ سہارا کے اجرا کے بعد بھی دونوں ایک طویل عرصے تک ساتھ کام کرتے رہے۔ ان کے بقول، برنی صاحب کے بعد ادارے کی اہم ذمہ داری مرحوم کو سونپی گئی۔ عزیز برنی نے کہا کہ گزشتہ برس دہلی میں ان کی رہائش گاہ پر ملاقات ہوئی تھی جہاں انہیں اپنی کتاب سوئے حیاتِ ہند نامہ پیش کی گئی۔ انہوں نے کہا، "میں نے ایک بھروسہ مند، مخلص اور قریبی ساتھی کو کھو دیا ہے، ان کی یادیں کبھی فراموش نہیں کی جا سکتیں۔" سینئر صحافی سعید حمید نے اسد رضا نقوی کے انتقال پر گہرے رنج و غم کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ وہ ممبئی سے روزنامہ راشٹریہ سہارا کے پہلے مقامی مدیر رہے اور بعد میں یہ ذمہ داری مرحوم کو سونپی گئی۔ انہوں نے کہا کہ اسد رضا ایک خوش مزاج، ذہین اور وسیع المطالعہ انسان تھے، جو اپنے عملے کے ساتھ گھل مل کر رہتے تھے۔ انہوں نے نہ صرف اپنے اسٹاف کا بھرپور خیال رکھا بلکہ ملک گیر سطح پر اخبار کی ذمہ داری سنبھالنے کے بعد اسے بہتر سے بہتر بنانے میں نمایاں کردار ادا کیا۔ ان کے مطابق، "وہ جتنے نرم دل تھے، ضرورت پڑنے پر ادارہ جاتی نظم و ضبط کے لیے سخت فیصلے کرنے سے بھی گریز نہیں کرتے تھے۔"

روزنامہ انقلاب اور سہارا کے سابق مقامی انچارج جاوید جمال الدین نے کہا کہ ممبئی کے دفتر میں سہارا سے وابستگی کے وقت ان کی پہلی ملاقات مرحوم اسد رضا صاحب سے ہوئی تھی، جنہوں نے انہیں اپوائنٹمنٹ لیٹر سونپا تھا۔ انہوں نے بتایا کہ ممبئی کے علاوہ بینگلور میں بھی مرحوم کے ساتھ مل کر طویل عرصہ اخبار کے لیے کام کرنے کا موقع ملا۔ جاوید جمال الدین کے مطابق، اسد رضا کی ایک نمایاں خوبی یہ تھی کہ وہ اپنے عملے کے دکھ درد میں برابر کے شریک رہتے تھے اور تنخواہوں میں تاخیر کے مواقع پر ضرورت مند ملازمین کی ذاتی طور پر مالی مدد بھی کرتے تھے۔ ان کے تجربے اور بصیرت سے ادارے کو بھرپور فائدہ پہنچا۔ روزنامہ راشٹریہ سہارا کے سابق یونٹ ہیڈ سید حسین شمسی نے اپنے تعزیتی پیغام میں کہا کہ سید اسد رضا کے انتقال کی خبر نہایت رنج و الم کا باعث ہے۔ وہ کہنہ مشق شاعر اور طنز و مزاح کے باوقار قلمکار تھے جنہوں نے اردو ادب اور صحافت کو وقار بخشا۔ بطور گروپ ایڈیٹر ان کی خدمات ہمیشہ یاد رکھی جائیں گی۔ انہوں نے کہا کہ ان کا کالم "تلخیاں" قاری کے چہرے پر مسکراہٹ اور دل میں فکر کی چبھن چھوڑ جاتا تھا، جو ان کے فن کا خاصہ تھا۔

# ناموس رسالت، اہل بیت سے وابستگی اور عظمت صحابہ کا تحفظ ہی ہمارا مشن ہے

## پیرا ماہم شریف خانقاہ عالیہ حشمتیہ درگاہ حضور قطب زمن میں منعقد دو روزہ عرس معصوم ملت سے شہزادگان شیر بیشہ اہلسنت کا عرس میں آئے ہزاروں عقیدت مندوں سے خطاب

**مشاہد نگر، گونڈہ (شرف الدین خان حشمتی):** امام عشق و محبت اعلیٰحضرت امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی علیہ الرحمہ کا جو مسلک و مشن لے کر ان کے جد امجد مظہر اعلیٰحضرت شیر بیشہ اہلسنت نے برصغیر کے بھولے بھالے مسلمانوں تک پہنچایا تھا، خانقاہ حشمتیہ کے شہزادگان اسی مسلک و مشرب یعنی ناموس رسالت، اہل بیت اطہار سے وابستگی اور عظمت صحابہ کا تحفظ و آبیاری کے لئے اپنا تن من دھن سب قربان کرتے رہے ہیں اور کرتے رہیں گے۔ آج دوسرا سالانہ عرس معصوم ملت کی تاریخ ساز تقریب سے ہم پیغام عام کرنا چاہتے ہیں۔ یہ اعلان مفتی اعظم پیلی بھیت شہزادۂ معصوم ملت علامہ مفتی محمد مہران رضا خاں حشمتی نے جشن عید میلاد النبی و جشن دستار بندی کے اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ہم خانقاہ حشمتیہ کے لوگ گستاخان رسالت مآب و خلفائے راشدین وہابیوں ناصبیوں اور رافضیوں کے خلاف حشمتی ڈنڈا چلاتے رہیں گے۔ ہم نے ہمیشہ علی علی کا نعرہ بلند کیا ہے کیونکہ ہماری نسبت ہی علی سے ایسی ہے جو ہمارے جد امجد حضرت حشمت علی سے لے کر فاتح خیبر تک پہنچتی ہے۔ انھوں نے یہ بھی کہا کہ خانقاہ حشمتیہ کا عظیم ادارہ الجامعۃ الحشمتیہ ایک ایسا منبع علم و فن ہے جہاں آنے والے نونہالان ملت کو حافظ، قاری، عالم بعد میں بنایا جاتا ہے پہلے انہیں ناموس رسالت، عشق آل پاک اور عظمت صحابہ و اولیائے کرام کا جام پلایا جاتا ہے۔ علامہ مفتی فاران رضا خاں حشمتی نے معصوم ملت علیہ الرحمہ کی خدمات بیان کرتے ہوئے کہا کہ آج حضرت کے دوسرے سالانہ عرس میں عقیدت مندوں کا امنڈتا ہوا یہ سیلاب اس بات کی گواہی دے رہا ہے کہ حضرت نے علاقہ سعد اللہ نگر، گوراچوکی ہی نہیں بلکہ ملک کے کونے کونے تک جو عشق رسول کی شمعیں روشن کی ہیں وہ کس طرح لوگوں کے دلوں میں جاگزیں نظر آتا ہے۔ ان کے علاوہ، مولانا ریاض حیدر حنفی اترولہ، مفتی نقیب الرحمان، مفتی عبد الرحمان قادری، اور علامہ مفتی مناقب الحشمت حشمتی، حافظ عبد الصمد خان حشمتی، سمیت علمائے کرام نے خطاب کیا اور عشق رسول و اہل بیت کے ساتھ عظمت صحابہ کی جام پلائی۔ پروگرام کا آغاز قاری عبد الحفیظ حشمتی اور قاری محمد اعظم حشمتی کی تلاوت سے ہوا۔ اخلاق محبوبی، اور قاری سبطین رضا، اختر گونڈوی، زرتاب رضا سمیت نعت خواں نے نعت و منقبت کے نذرانے پیش کئے۔ دو روزہ عرس اور جشن عید میلاد النبی و جشن دستار کی سرپرستی شہزادگان شیر بیشہ اہلسنت علامہ مفتی محمد ادریس رضا خاں حشمتی، اور علامہ مفتی محمد ناصر رضا خاں حشمتی نے کی۔ پروگرام کا اختتام الجامعۃ الحشمتیہ کے فضیلت، عالمیت اور حفظ کے فارغین کے سروں پر دستار بندی و صلاۃ و سلام اور خصوصی دعا کے ساتھ ہوا۔ اس دوران قائد اہلسنت مولانا مفتی محمد فرزان رضا خان حشمتی، مولانا مفتی محمد فرمان رضا خان حشمتی، مولانا مفتی محمد مشارب رضا خان حشمتی، مولانا محامد رضا سمیت بڑی تعداد میں علمائے کرام بھی موجود رہے۔

اس موقع پر قاری شہزاد رضا حشمتی، مولانا علی احمد حشمتی، قاری زاہد رضا بیگ حشمتی، مولانا محمد حنظلہ رضا حشمتی، الحاج نجمل حسین ممبئی، رضوان احمد، محبوب بھائی، صغیر احمد، مقصود احمد، انیس قادری غریب نواز ٹینٹ ہاؤس، ماسٹر غلام جیلانی بیگ، ارمان حشمتی، حافظ محمود الحسن بیگ، مولانا غلام جیلانی، مولانا غلام مرتضیٰ حشمتی، قاری رفیق حشمتی، مولانا عبد السبحان حشمتی، فاروق شکیدار، حافظ اطہر القادری، وحید الحسن بیگ، قطب الدین صدیقی، عبد الوحید، عبد الرزاق، مولانا شاداب رضا، مولانا خالد رضا، مولانا اسرار، حافظ خالد رضا، جنید رضا کانپوری، عرفان رضا چودھری، عرفان پردھان، وحید اللہ چودھری، انعام اللہ، سمیت کثیر تعداد میں سامعین موجود تھے۔

**جن خوش نصیبوں کے سروں پر بندھے دستار:** جمعہ کی شب عرس معصوم ملت کے موقع پر منعقد الجامعۃ الحشمتیہ کے جشن دستار بندی میں علمائے کرام کے ہاتھوں جن خوش نصیبوں کے سروں پر دستار باندھے گئے ان میں فضیلت کے 4 عالمیت کے 6 اور حفظ و قرات کے 6 ہونہاروں کے نام شامل ہیں۔

**فضیلت:** محمد کلیم رضا، محمد شاداب رضا، محمد مہتاب رضا، محمد سبطین رضا۔

**عالمیت:** غلام حشمت، غلام ابو ہریرہ، محمد سیف، غلام مشاہد، امیر علی، عبد اللہ،

**حفظ و قرأت:** محمد شایان، محمد اسماعیل، عبد المعبود، محمد سیف، صلاح الدین، مزمل رضا،

**دونوں اضلاع کی پولیس انتظامیہ کا رہا خصوصی سیکورٹی بندوبست:** دو روزہ عرس معصوم ملت میں بڑی تعداد میں آئے عقیدت مندوں کی بھیڑ کے پیش نظر گونڈہ اور بلرامپور کی پولیس انتظامیہ کا بہترین سیکورٹی بندوبست رہا۔ چھپیہ تھانہ انچارج پربودھ کمار، اور سعد اللہ نگر تھانہ انچارج ستیندر ورما بھی عرس کے دوران خود موجود رہے ساتھ ہی بڑی تعداد میں اپنے اپنے حلقوں میں پولیس فورس اور ٹریفک پولیس کا بھی بندوبست کر رکھا تھا۔ ایس ڈی ایم منکاپور اونیش ترپاٹھی، منکاپور سرکل آفیسر اودت نرائن پال وال، انکے علاوہ اترولہ کے سی او زبھی دورہ کرتے رہے۔ وہیں عرس و دیگر پروگراموں کے کنوینر خادم خاص و خلیفہ حضور معصوم ملت الحاج قاری شرف الدین خاں حشمتی اور ان کے معاون قاری شہزاد، عبد الوحید، نے سبھی افسران کا بھرپور تعاون کے لئے شکریہ ادا کیا۔

# غازی آباد میں پاسپورٹ جعلسازی کا انکشاف، ایک ہی پتے پر 22 پاسپورٹ جاری، پوسٹ مین سمیت 5 گرفتار

**غازی آباد (ایجنسی):** غازی آباد میں پاسپورٹ جیسے حساس اور اہم سرکاری دستاویز میں بڑے پیمانے پر جعلسازی کا ایک حیران کن معاملہ سامنے آیا ہے جس نے پولیس اور تفتیشی ایجنسیوں کو بھی چونکا دیا ہے۔ اس معاملے میں ایک ہی پتے پر 22 پاسپورٹ جاری ہونے کا انکشاف ہوا ہے جبکہ تمام درخواستوں میں ایک ہی موبائل نمبر استعمال کیا گیا۔ پولیس نے اس منظم نیٹ ورک کا پردہ فاش کرتے ہوئے ایک پوسٹ مین سمیت پانچ افراد کو گرفتار کر لیا ہے اور مزید ملزمان کی تلاش جاری ہے۔ پاسپورٹ کے اجرا کے لیے عام طور پر مختلف سطحوں پر سخت جانچ پڑتال کی جاتی ہے جس میں مقامی پولیس اور خفیہ ایجنسیاں شامل ہوتی ہیں۔ اسی وجہ سے اس طرح کی جعلسازی کو انتہائی غیر معمولی اور سنگین مانا جا رہا ہے۔ غازی آباد میں سامنے آئے اس معاملے نے پورے نظام کی کارکردگی پر سوالیہ نشان لگا دیا ہے کیونکہ تمام رسمی مراحل مکمل ہونے کے باوجود جعلی درخواستیں منظور ہو گئیں۔ خبر رساں ایجنسی کے مطابق اس معاملے کا انکشاف گزشتہ سال دسمبر میں اس وقت ہوا جب دہلی کے ریجنل پاسپورٹ آفیسر نے غازی آباد پولیس کو ایک تحریری شکایت ارسال کی۔ شکایت میں بتایا گیا کہ متعدد درخواستیں ایک ہی پتے اور ایک ہی موبائل نمبر کے ساتھ موصول ہو رہی ہیں اور ان پر پاسپورٹ جاری بھی کیے جا چکے ہیں۔ اس غیر معمولی مماثلت نے حکام کو شبہ میں مبتلا کیا جس کے بعد پولیس نے جانچ شروع کی۔ ابتدائی تحقیقات کے دوران پولیس ٹیم جب ان پتوں پر پہنچی تو وہاں کوئی بھی ایسا شخص موجود نہیں تھا جن کے نام پر پاسپورٹ جاری کیے گئے تھے۔ مقامی لوگوں نے بھی ان ناموں سے ناواقفیت کا اظہار کیا۔ جانچ کے بعد یہ بات واضح ہو گئی کہ یہ تمام پتے فرضی تھے اور درخواست گزار کبھی وہاں مقیم نہیں رہے۔ اس مرحلے پر پولیس کو یقین ہو گیا کہ یہ ایک منظم جعلسازی ہے۔ تحقیقات کے دوران پولیس کی توجہ مقامی ڈاک خانے میں تعینات پوسٹ مین ارون کمار پر مرکوز ہوئی جو اس نیٹ ورک کی ایک اہم کڑی ثابت ہوا۔ پولیس کے مطابق ارون کمار نے اپنے عہدے کا غلط فائدہ اٹھاتے ہوئے پاسپورٹ مقررہ پتوں پر پہنچانے کے بجائے براہ راست گروہ کے افراد کے حوالے کیے۔ اس طرح پاسپورٹ کی ترسیل کا آخری مرحلہ بھی جعلسازوں کے کنٹرول میں آ گیا۔ پوچھ گچھ کے دوران ارون کمار نے انکشاف کیا کہ چند ماہ قبل پرکاش اور وویک نامی افراد نے اس سے رابطہ کیا تھا اور ہر پاسپورٹ کے بدلے دو ہزار روپے دینے کی پیشکش کی تھی۔

# مجھے ایران کے ساتھ معاہدے تک پہنچنے کی امید ہے: ٹرمپ

**واشنگٹن (ایجنسی):** امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے ایران کے ساتھ کسی معاہدے تک پہنچنے کی امید کا اظہار کر دیا۔ اسی دوران پینٹاگون ان اڈوں پر فضائی دفاعی نظام نصب کر رہا ہے جہاں امریکی افواج تعینات ہیں۔ امریکی حکام نے امریکی ویب سائٹ "ایکسیوس" کو بتایا ہے کہ ٹرمپ اب بھی ایران کے ساتھ سفارت کاری کے لیے تیار ہیں۔ حکام کا کہنا ہے کہ ایران کے ساتھ مذاکرات کے حوالے سے ٹرمپ کے بیانات محض کوئی چال نہیں ہیں۔ امریکی حکام نے ایرانی سپریم لیڈر علی خامنہ ای سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ اپنے سفارت کاروں کو معاہدہ کرنے کی اجازت دیں۔

ویب سائٹ "ایکسیوس" نے انکشاف کیا ہے کہ ثالث رواں ہفتے انقرہ میں امریکی خصوصی ایلچی سٹیو وٹکوف اور ایرانیوں کے درمیان ملاقات کرانے پر کام کر رہے ہیں۔ ادھر دو امریکی حکام نے خبر رساں ادارے "رائٹرز" کو بتایا ہے کہ ایران کے ساتھ کشیدگی کے دوران جمعہ کو امریکی وزارت دفاع کے ہیڈ کوارٹر میں امریکی اور اسرائیلی افواج کے اعلیٰ حکام کا اجلاس ہوا۔ امریکی اخبار "وال سٹریٹ جرنل" نے رپورٹ کیا ہے کہ امریکہ ایران کی جانب سے کسی بڑے حملے کے پیش نظر اپنے فضائی دفاعی نظام کو مضبوط کر رہا ہے۔ اخبار نے روسی ایجنسی "تاس" کے حوالے سے بتایا کہ اگر صدر ٹرمپ ایران کے خلاف فیصلہ کن حملے کا حکم دیتے ہیں تو اس سے ایران کی جانب سے متناسب ردعمل آ سکتا ہے جس کے لیے اسرائیل، امریکی اتحادیوں اور خطے میں موجود افواج کی حفاظت کے لیے فضائی دفاعی صلاحیتوں کو بڑھانا ضروری ہے۔

امریکی وزارت دفاع (پینٹاگون) امریکی افواج کے اڈوں پر اضافی "تھاڈ" (THAAD) میزائل دفاعی نظام اور کئی پیٹریاٹ فضائی دفاعی نظام تعینات کرنے پر کام کر رہی ہے۔ اخبار نے امریکی انتظامیہ کے حکام کے حوالے سے بتایا کہ مستقبل قریب میں واشنگٹن کے حملوں کا امکان کم ہے۔ تاہم اخبار نے یہ بھی کہا کہ اگر صدر ٹرمپ نے حملے کا حکم دیا تو امریکی فوج ایران کے خلاف محدود حملے کر سکتی ہے۔ اخبار نے توجہ دلائی کہ وائٹ ہاؤس نے ابھی تک یہ ظاہر نہیں کیا کہ آیا صدر ایران کے خلاف طاقت استعمال کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں یا وہ ایسا کیے کریں گے۔

ایران کی نیم سرکاری خبر رساں ایجنسی "تسنیم" نے اتوار کو ایرانی رہنما علی خامنہ ای کا بیان نقل کیا ہے جس میں انہوں نے کہا ہے کہ اگر امریکہ نے ان کے ملک پر حملہ کیا تو یہ حملہ علاقائی تصادم میں بدل جائے گا۔ خامنہ ای نے کہا کہ امریکیوں کو معلوم ہونا چاہیے کہ اگر انہوں نے جنگ شروع کی تو اس بار یہ علاقائی سطح کی جنگ ہوگی۔ انہوں نے مزید کہا کہ ایرانی عوام کو مشرق وسطیٰ میں بھاری ہتھیاروں کی تعیناتی کے حوالے سے ٹرمپ کے بیانات سے ڈرنا نہیں چاہیے۔ ایرانی سپریم لیڈر آیت اللہ علی خامنہ ای نے مزید کہا کہ ہم جنگ شروع نہیں کرتے اور نہ ہی کسی ملک پر حملہ کرنے کی خواہش رکھتے ہیں، لیکن ایرانی عوام ہر اس شخص کو منہ توڑ جواب دیں گے جو جارحیت کرے گا یا ہمیں نقصان پہنچائے گا انہوں نے جنوری میں ہونے والے حکومت مخالف مظاہروں کو بغاوت کی کوشش بھی قرار دیا۔

# آپریشن ہیروف 0.2: بلوچستان میں تشدد کا بازار گرم

## بی ایل اے نے 200 سے زائد جوانوں کی ہلاکت کا کیا دعویٰ

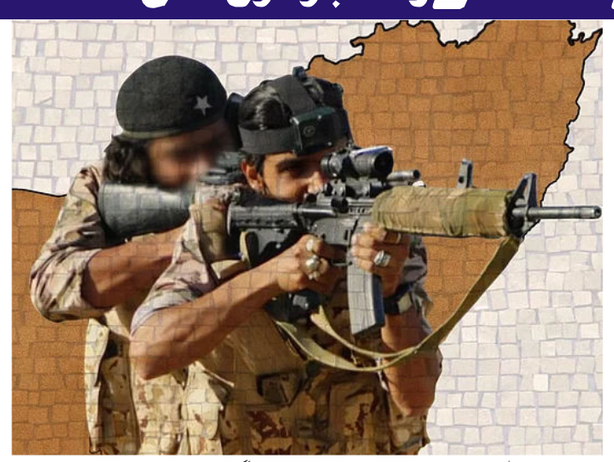

**اسلام آباد (ایجنسی):** پاکستان کے بلوچستان خطہ میں علیحدگی پسند تنظیم 'بلوچستان لبریشن آرمی' (بی ایل اے) نے دعویٰ کیا ہے کہ اس کی ایک بڑی فوجی مہم 'آپریشن ہیروف 0.2' 40 گھنٹے سے زیادہ مدت تک چلی۔ اس دوران کئی اضلاع میں حملے کیے گئے اور پاکستانی سیکورٹی فورسز کو شدید نقصان پہنچایا گیا۔ بی ایل اے چیف جیند بلوچ کے مطابق اس آپریشن میں پاکستانی فوج، پولیس اور فرنٹیئر کور کے 200 سے زائد جوان ہلاک ہوئے ہیں، جبکہ 17 لوگوں کو پکڑا گیا ہے۔ انھوں نے یہ بھی بتایا کہ بی ایل اے کی طرف سے کران، مستنگ، تمپ اور پسنی جیسے علاقوں میں مہم مکمل کی گئی۔ علاوہ ازیں کوئٹہ اور نوشکی کے کچھ حصوں میں پاکستانی فوج کو پیچھے دھکیلا گیا ہے۔ حالانکہ ان دعووں کی فی الحال تصدیق نہیں ہو سکی ہے۔

بلوچستان کے وزیر اعلیٰ سرفراز بگٹی نے اس آپریشن سے متعلق میڈیا کو بتایا کہ بلوچوں کے حملوں میں 17 سیکورٹی اہلکار اور 31 عام شہری مارے گئے ہیں۔ پاکستانی فوج نے اس بارے میں مطلع کیا کہ جمعہ کو 41 اور ہفتہ کو 92 شورش پسند مارے گئے ہیں۔

مہم کی سب سے حیران کرنے والی بات یہ رہی کہ اس میں خاتون فدائین (خودکش حملہ آور) بھی شامل تھیں۔ آصفہ مینگل نے نوشکی میں انٹر سروسز انٹیلیجنس (آئی ایس آئی) ہیڈ کوارٹر کو ہدف بنا کر کام بم سے حملہ کیا۔ موصولہ اطلاع کے مطابق وہ مجید بریگیڈ کی رکن تھیں اور 2023 میں تنظیم میں شامل ہوئی تھیں۔ دوسری طرف گوادر فرنٹ پر ہوا بلوچ نامی خاتون فدائین نے اپنے ہدف کو کامیابی کے ساتھ حاصل کیا۔ پاکستان کے وزیر دفاع خواجہ آصف نے اس بات کی تصدیق کی ہے کہ کم از کم 2 حملوں میں خواتین شامل تھیں۔

بہرحال، بلوچستان لبریشن آرمی نے ا

## حدیث نبوی ﷺ

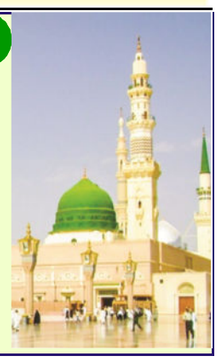

محسن انسانیت ﷺ نے شجر کاری کو فروغ دینے کے لئے ایمان والوں پر شجر کاری کو صدقہ قرار دیا ہے۔آپ ﷺ نے فرمایا:۔''جو مسلمان دَرخت لگائے یا فَصل بوئے، پھر اس میں سے جو پرندہ یا اِنسان یا چوپایا کھائے تو وہ اس کی طرف سے صَدقہ شُمار ہوگا۔(صحیح بخاری)

# ملک میں غذائی قلت، مہنگائی اور بے روزگاری کا بحران، ذمہ دار کون؟

نیشنل فوڈ سکیورٹی ایکٹ، مڈ ڈے میل اسکیم اور مفت راشن پروگرام جیسے منصوبے موجود ہیں مگر ان کے ثمرات، سماج کے آخری درجے تک نہیں پہنچتے، کئی مستحق خاندان راشن کارڈ سے محروم ہیں، کئی علاقوں میں بدعنوانی، بدانتظامی اور ناقص فراہمی، نظام کو کھوکھلا کر چکے ہیں، خوراک کی پیداوار میں اضافہ اپنی جگہ مگر جب 40 فیصد خوراک ضائع ہو جائے، جب گوداموں میں اناج چوہوں کی خوراک بن جائے اور دوسری طرف کروڑوں انسان خالی پیٹ سو جائیں تو یہ صرف معاشی ناکامی نہیں بلکہ اخلاقی زوال اور انسانیت کی ایک نچلی سطح ہے، ملک کی پالیسی خوراک کی مقدار پر مرکوز ہے، معیار اور تغزیہ پر نہیں، یہی وجہ ہے کہ بچے قد اور وزن دونوں میں پیچھے رہ گئے ہیں، یہ وہ نسل ہے جو کمزور جسموں اور بھوک کے سائے میں پروان چڑھ رہی ہے، ایک ایسا سرمایہ جس سے کوئی قوم ترقی نہیں کر سکتی، ہندوستان کی بھوک کی کہانی محض معاشی عدم مساوات کی داستان نہیں بلکہ ایک سیاسی فریب کی روداد بھی ہے، حکومت خوراک کی برآمد کو کامیابی سمجھتی ہے مگر بھوک کے اعداد و شمار اس کامیابی کا ماتم کرتے ہیں، جب تک خوراک کی منصفانہ تقسیم، غذائیت کی فراہمی اور بنیادی صحت و صفائی پر سنجیدہ توجہ نہیں دی جائے گی، ہر انڈیکس، ہر رپورٹ اور ہر وعدہ محض زبانی تسلی سے زیادہ کچھ نہیں ہوگا، یہ لمحہ فکریہ ہے کہ صومالیہ، جنوبی سوڈان اور کانگو جیسے جنگ زدہ ممالک کے ساتھ ہندوستان کا ذکر ایک ہی فہرست میں ہو، جن ممالک میں برسوں سے خانہ جنگی ہے، اسکے ساتھ کھڑا ہونا، اس ملک کے لیے باعث شرم ہے۔

سرفراز احمد قاسمی حیدرآباد

آج ایک جانب دنیا مصنوعی ذہانت، خودکار زراعت اور ٹیکنالوجی کے عروج پر ہے تو دوسری جانب انسانی تاریخ کی سب سے قدیم لعنت بھوک ※ اور غذائی قلت اب بھی ایک ارب کے قریب انسانوں کے معدوں میں چیخ رہی ہے، گلوبل ہنگر انڈیکس 2025 کے تازہ اعداد و شمار نے ایک بار پھر اس تلخ حقیقت کو بے نقاب کر دیا ہے کہ ترقی کے شور کے پیچھے انسانیت کے بڑے حصے کے لیے ابھی تک پیٹ بھرنا خواب سے زیادہ کچھ نہیں۔ دنیا کے 127 ممالک میں سے ہندوستان کا 102 واں نمبر، 8.25 کے خطرناک زمرے والے اسکور کے ساتھ، اس دعوے کو جھوٹا ثابت کرتا ہے کہ ملک خوراک میں خودکفیل ہو چکا ہے۔ وزیراعظم مودی بارہا فخر سے اعلان کرتے ہیں کہ آج ہندوستان دنیا کو اناج برآمد کر رہا ہے، چاول اور گیہوں کی پیداوار میں دنیا کا دوسرا بڑا ملک ہے، لیکن سوال یہ ہے کہ اگر اناج گوداموں میں سڑ رہا ہے تو شہری بھوکے کیوں ہیں؟ اگر ملک خوراک کا سرپلس پیدا کرتا ہے تو بچے کم وزن کیوں پیدا ہو رہے ہیں؟ خواتین آئرن کی کمی کا شکار کیوں ہیں؟ اور لاکھوں لوگ دو وقت کی روٹی کے لیے راشن دکان کی لائنوں میں کیوں کھڑے ہیں؟ گلوبل ہنگر انڈیکس کے مطابق ہندوستان کی 7.13 فیصد آبادی بھکمری اور غذائی قلت کا شکار ہے۔ بچوں میں غذائی قلت کی شرح 5.35 فیصد ہے۔ جبکہ 1.2 فیصد بچے پانچ سال کی عمر سے پہلے مرجاتے ہیں۔ 4.27 فیصد بچے کم وزن کے ساتھ پیدا ہوتے ہیں اور 15 سے 49 سال کی 53 فیصد خواتین انیمیا میں مبتلا ہیں۔ یہ محض اعداد نہیں بلکہ وہ چیختی ہوئی حقیقتیں ہیں جو حکومتی اعلانات کے شاندار پردے کے پیچھے دفن کر دی گئی ہیں، بھکمری اور غذائی قلت کا شکار دنیا کے دس سب سے زیادہ بھوکے ممالک میں صومالیہ 42.6، جنوبی سوڈان 37.5، جمہوریہ کانگو 37.5، مڈغاسکر 35.8، ہیٹی 35.7، چاڈ 34.8، نائجر 33.9، وسطی افریقی جمہوریہ 33.4، نائجر یا 32.8 اور پاپوا نیوگنی 31.0 شامل ہیں، اوپر کے یہ 10 ممالک جنگ، خشک سالی، سیاسی عدم استحکام اور معاشی بحران کی وجہ سے بھوک کی تباہ کن سطح کا سامنا کر رہے ہیں لیکن ہندوستان جہاں نہ جنگ ہے نہ خشک سالی کا سلسلہ، نہ ہی سیاسی عدم استحکام، وہاں بھی بھوک اور غذائی قلت کا سلسلہ جاری ہے اور یہ بحران مزید سنگین ہوتا جا رہا ہے، مہنگائی سر چڑھ کر بول رہی ہے، آخر اسکا ذمہ دار کون ہے؟ المیہ یہ ہے کہ ہندوستان کے ہمسائے ممالک پاکستان، نیپال، سری لنکا اور بنگلہ دیش جن کی معیشتیں کبھی ہندوستان سے کمزور مانی جاتی تھیں، اب ہنگر انڈیکس کی رپورٹ میں ہندوستان سے بہتر مقام پر ہیں، اس سے واضح ہے کہ مسئلہ صرف غربت یا آبادی کا نہیں، بلکہ سیاسی ترجیحات اور نظم حکمرانی کا ہے، ہندوستان میں خوراک کی تقسیم غیر مساوی ہے۔ نیشنل فوڈ سکیورٹی ایکٹ، مڈ ڈے میل اسکیم اور مفت راشن پروگرام جیسے منصوبے موجود ہیں مگر ان کے ثمرات، سماج کے آخری درجے تک نہیں پہنچتے، کئی مستحق خاندان راشن کارڈ سے محروم ہیں، کئی علاقوں میں بدعنوانی، بدانتظامی اور ناقص فراہمی، نظام کو کھوکھلا کر چکے ہیں، خوراک کی پیداوار میں اضافہ اپنی جگہ مگر جب 40 فیصد خوراک ضائع ہو جائے، جب گوداموں میں اناج چوہوں کی خوراک بن جائے اور دوسری طرف کروڑوں انسان خالی پیٹ سو جائیں تو یہ صرف معاشی ناکامی نہیں بلکہ اخلاقی زوال اور انسانیت کی ایک نچلی سطح ہے، ملک کی پالیسی خوراک کی مقدار پر مرکوز ہے، معیار اور تغزیہ پر نہیں، یہی وجہ ہے کہ بچے قد اور وزن دونوں میں پیچھے رہ گئے ہیں، یہ وہ نسل ہے جو کمزور جسموں اور بھوک کے سائے میں پروان چڑھ رہی ہے، ایک ایسا سرمایہ جس سے کوئی قوم ترقی نہیں کر سکتی، ہندوستان کی بھوک کی کہانی محض معاشی عدم مساوات کی داستان نہیں بلکہ ایک سیاسی فریب کی روداد بھی ہے، خودکفالت کے نعرے نے حقیقت پر مٹی ڈال دی ہے، حکومت خوراک کی برآمد کو کامیابی سمجھتی ہے مگر بھوک کے اعداد و شمار اس کامیابی کا ماتم کرتے ہیں، جب تک خوراک کی منصفانہ تقسیم، غذائیت کی فراہمی اور بنیادی صحت و صفائی پر سنجیدہ توجہ نہیں دی جائے گی، ہر انڈیکس، ہر رپورٹ اور ہر وعدہ محض زبانی تسلی سے زیادہ کچھ نہیں ہوگا، یہ لمحہ فکریہ ہے کہ صومالیہ، جنوبی سوڈان اور کانگو جیسے جنگ زدہ ممالک کے ساتھ ہندوستان کا ذکر ایک ہی فہرست میں ہو، جن ممالک میں برسوں سے خانہ جنگی ہے، اسکے ساتھ کھڑا ہونا، اس ملک کے لیے باعث شرم ہے، جو خود کو دنیا کی پانچویں بڑی معیشت کہتا ہے، جو آتم نربھر ہونے کا سبز خواب دکھلاتا ہے، وشوگرو ہونے کا جھوٹا دعوی کرتا ہے، ترقی کے نعرے اس وقت تک کھوکھلے رہیں گے جب تک ہر ہندوستانی بچے کے ہاتھ میں کتاب اور پیٹ میں روٹی نہیں ہوگی۔

ملک کی نوجوان آبادی کو دنیا کی سب سے بڑی طاقت مانا جاتا ہے لیکن جب روزگار کی بات آتی ہے تو یہی طاقت بوجھ بنتی دکھائی دیتی ہے، سال 2014 میں اقتدار میں آنے کے بعد وزیراعظم مودی نے ہر سال دو کروڑ ملازمتوں کا وعدہ کیا تھا تاہم آج 11 برس گزر جانے کے بعد بھی بے روزگاری کی شرح ملک میں بلندی پر ہے، اس وعدے کو پورا کرنے کے لیے شروع کی گئی، اہم ترین اسکیموں میں شامل وزیراعظم کوشل وکاس یوجنا اب سنگین سوالات کے گھیرے میں آ چکی ہے۔ پردھان منتری کوشل وکاس یوجنا حکومت ہند کی ایک اہم فلیگ شپ اسکیم ہے جو جولائی 2015 میں اس مقصد کے تحت شروع کی گئی تھی تاکہ ملک کے نوجوانوں کو صنعت پر مبنی ٹریننگ دے کر انہیں روزگار کے قابل بنایا جا سکے، اس اسکیم کے ذریعے بے روزگار نوجوانوں کو تربیت، سرٹیفکیشن اور ملازمت کے مواقع فراہم کرنے کا دعوی کیا گیا لیکن اب یہی اسکیم بدعنوانی کے سنگین الزامات کی زد میں آ چکی ہے، دسمبر 2025 میں پارلیمنٹ میں پیش کی گئی کنٹرولر اینڈ آڈیٹر جنرل آف انڈیا کی رپورٹ نے پردھان منتری کوشل وکاس یوجنا کے نفاذ پر کئی سوالات کھڑے کر دیئے ہیں، اسی رپورٹ کو بنیاد بنا کر کانگریس پارٹی نے حکومت پر بڑے پیمانے پر بدعنوانی کا الزام عائد کیا ہے۔ حال ہی میں کنٹرولر اینڈ آڈیٹر جنرل کی رپورٹ نمبر 20 (2025) نے اس اسکیم کی گہری خامیوں کو بے نقاب کیا ہے، سال 2015 سے 2022 کے درمیان چلنے والے تین مراحل کا مجموعی بجٹ تقریباً 450,14 کروڑ روپے تھا، ان میں سے 194,10 کروڑ روپے جاری کیے گئے اور 261,9 کروڑ روپے خرچ ہوئے، اس دوران 32.1 کروڑ نوجوانوں کو اسکل ٹریننگ دینے کا ہدف رکھا گیا تھا، جن میں 1.1 کروڑ کو سرٹیفکیٹ دیئے گئے، کاغذوں میں یہ 83 فیصد کامیابی دکھائی دیتی ہے لیکن سی اے جی کے مطابق یہ محض اعداد و شمار کا کھیل ہے، کانگرس قائد اور سابق آئی اے ایس آفیسر کنن گوپی ناتھن کے مطابق سال 2015 سے 2022 کے درمیان اسکیم کے نفاذ میں شدید بے قاعدگیاں ہوئیں، ان کا دعوی ہے کہ گزشتہ سات برسوں میں تقریباً 10 ہزار کروڑ روپے ایسے مستفیدین اور ٹریننگ پارٹنرز کو فراہم کیے گئے، جن کی بنیادی معلومات جیسے فون نمبر، ای میل ایڈریس اور بینک اکاؤنٹس یا تو غلط تھیں یا مکمل طور پر فرضی تھے۔ سی اے جی رپورٹ کے مطابق پردھان منتری کوشل وکاس یوجنا 2 اور 3 میں شامل 90/ 95 لاکھ مستفیدین میں سے 53.94 فیصد کے بینک اکاؤنٹس مشتبہ یا غلط پائے گئے، کئی ٹریننگ سینٹرس بند پائے گئے، اسکے باوجود ان سینٹروں کو فنڈس جاری کیے گئے، سرٹیفائیڈ نوجوانوں میں سے ایک بڑی تعداد کو عملی طور پر روزگار فراہم نہیں کیا گیا، کانگریس کا موقف ہے کہ یہ صرف مالی بدعنوانی نہیں بلکہ نوجوانوں کے مستقبل اور ٹیکس دہندگان کے پیسے کے ساتھ سنگین دھوکہ ہے، اسی لیے وہ اس معاملے کی آزادانہ اور باریک بینی سے تحقیقات کا مطالبہ کر رہی ہے۔ سی اے جی کی یہ رپورٹ نہایت سنگین ہے لیکن حیرت انگیز طور پر مین اسٹریم میڈیا نے اس پر مکمل خاموشی اختیار کر رکھی ہے، جبکہ 2011 میں انا ہزارے کی تحریک کے دوران اسی سی اے جی کی ٹو جی اسپیکٹرم رپورٹ (جس میں 76.1 لاکھ کروڑ روپے کے مبینہ نقصان کا اندازہ لگایا گیا تھا) پر میڈیا نے طوفان کھڑا کر دیا تھا، یو پی اے حکومت پر شدید تنقیدیں کی گئیں اور تحریک کو زبردست تقویت ملی لیکن آج جب مودی حکومت کے دور میں سی اے جی رپورٹ سامنے آتی ہے تو خاموشی اور سناٹا چھا جاتا ہے، کیا سی اے جی کی ساکھ اقتدار کے بدلنے کے ساتھ بدل جاتی ہے؟ یہ خاموشی کئی سوال کھڑے کرتی ہے؟ ٹیکس دہندگان کا پیسہ خرچ ہوا، نوجوانوں کی امیدیں وابستہ تھیں لیکن نتائج کچھ خاص برآمد نہیں ہوئے، کنٹرولر اینڈ آڈیٹر جنرل کو وزیراعظم کوشل وکاس یوجنا میں بڑے پیمانے پر بدعنوانی کے شواہد دستیاب ہونے کے باوجود مین اسٹریم میڈیا میں اس تعلق سے کچھ بھی نشر کرنے سے گریز کیا جا رہا ہے، جبکہ بعض چینلز اور میڈیا رپورٹس میں اس رپورٹ پر حکومت سے سوال پوچھے جا رہے ہیں، ایسے میں سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ جب نوجوانوں کا مستقبل داؤ پر لگا ہو تو یہ سوچنا لازم ہے کہ اس روزگار پر مبنی پروگرام میں بدعنوانیوں کے الزامات پر میڈیا کی خاموشی آخر کس کے مفاد میں ہے؟

گزشتہ دسمبر کے تازہ اعداد و شمار کے مطابق ملک میں بے روزگاری کی شرح 8.4 فیصد تک پہنچ جانا یہ ایک ایسا اشارہ ہے، جسے محض اقتصادی خبر سمجھ کر نظر انداز نہیں کیا جا سکتا بظاہر یہ اضافہ معمولی معلوم ہوتا ہے کہ نومبر میں یہی شرح 7.4 فیصد تھی لیکن روزگار کے معاملے میں معمولی سی تبدیلی بھی ایک بڑی آبادی والے ملک میں کروڑوں انسانوں کی زندگی، انکے گھروں کے حالات اور نوجوانوں کے مستقبل پر گہرا اثر ڈالتی ہے، حقیقت یہ ہے کہ بے روزگاری کے اعداد و شمار محض اعداد نہیں ہوتے بلکہ یہ ملک کے اجتماعی اعتماد، معاشی سمت اور حکومتی ترجیحات کی آزمائش ہوتے ہیں، روزگار رہ ہندوستان جیسے ملک میں صرف کمائی کا ذریعہ نہیں بلکہ سماجی عزت، نفسیاتی اطمینان اور مستقبل کے استحکام کی بنیاد ہے، جب نوجوان برسوں کی تعلیم کے بعد بھی نوکری نہ پا سکے یا ملازمت تو ملے مگر کم اجرت، غیر یقینی اور بغیر تحفظ کے ہو تو اس کا اثر صرف معاشی نہیں رہتا بلکہ سماجی اور اخلاقی سطح تک پھیل جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ بے روزگاری کی بحث کو صرف شرح اور فیصد کے گرد گھمانے کے بجائے اس کے اندر چھپے ہوئے، بڑے سوالات کو سامنے لانا ضروری ہے، کیا ملک میں روزگار بڑھ رہا ہے؟ کس نوعیت کا بڑھ رہا ہے؟ کیا یہ باوقار اور پائیدار ہے؟ کیا ملک میں مزدور اور ملازم کو سماجی تحفظ حاصل ہے؟ حقیقت یہ ہے کہ ہندوستان میں گزشتہ چند برسوں سے روزگار کی کمی سے زیادہ معیاری روزگار کی کمی کا مسئلہ شدت اختیار کرتا جا رہا ہے۔ ایک بڑا طبقہ ایسا ہے جسے کوئی کام ہی نہیں مل رہا ہے، یا پھر کام تو مل جاتا ہے مگر وہ غیر رسمی شعبے میں ہوتا ہے، جہاں کنٹریکٹ کی غیر یقینی کا اجرت کم، طویل اوقات کار اور سماجی تحفظ کی عدم موجودگی معمول کی بات ہے، دوسرے لفظوں میں معیشت میں ایسی ترقی ہو رہی ہے جو نوکریاں کم پیدا کرتی ہیں یا جو نوکریاں پیدا کرتی ہیں وہ مکمل طور پر باوقار و محفوظ نہیں ہوتیں، یہی وہ رجحان ہے جسے دنیا کی معاشی اصطلاح میں کم روزگار والی ترقی کہا جاتا ہے اور ہندوستان کے لیے یہ صورتحال ایک سنگین خطرے کی گھنٹی ہے، بے روزگاری کی شرح میں اضافے کے اس پس منظر میں ایک اور پہلو بھی قابل توجہ ہے کہ مہنگائی اور روزگار کے بحران کا بیک وقت دباؤ، جب روزگار میں غیر یقینی ہو اور مہنگائی عام آدمی کی قوت خرید کو گھن کی طرح چاٹ رہی ہو تو گھر کے بجٹ کا توازن ٹوٹنے لگتا ہے۔ اس کا نتیجہ بچوں کی تعلیم، علاج، رہائش اور روزمرہ کی ضروریات تک میں کٹوتی کی صورت میں نکلتا ہے، یہیں سے معاشرتی بے چینی جنم لیتی ہے اور اسی بے چینی کی کوکھ سے ہجرت، بداعتمادی، ذہنی دباؤ اور بعض اوقات جرائم جیسی صورتیں بھی پیدا ہوتی ہیں، یوں سمجھئے کہ روزگار صرف اقتصادی مسئلہ نہیں رہتا بلکہ قومی سلامتی اور سماجی استحکام سے جڑ جاتا ہے، اب سوال یہ ہے کہ اس کا حل کیا ہے؟ اور کون سا راستہ اختیار کیا جائے؟ تو سب سے پہلی ضرورت یہ ہے کہ حکومت اور پالیسی ساز روزگار کو ثانوی معاملہ سمجھنے کے بجائے معاشی پالیسی کا مرکزی ہدف بنائے، ترقی کے پیمانے میں صرف جی ڈی پی اور بڑے بڑے منصوبے نہ ہوں بلکہ یہ دیکھنا بھی لازم ہو کہ کتنی نوکریاں پیدا ہوئیں؟ کتنی پائیدار ہوئیں اور کتنے لوگوں کو باوقار روزگار ملا؟ روزگار کے بغیر ملک کی ترقی ایک ایسی گاڑی ہے جس کا انجن تو چل رہا ہو مگر منزل کا پتہ نہ ہو، ملک میں روزگار کے لیے سب سے بڑی امید MSME یعنی چھوٹی و درمیانی صنعتیں اور کاروبار ہیں یہ شعبہ کم سرمایہ کاری کے ساتھ زیادہ افراد کو کام دیتا ہے اور مقامی سطح پر معیشت کو زندہ رکھتا ہے لیکن حقیقت یہ ہے کہ MSME متعدد رکاوٹوں میں گھرا ہوا ہے، مہنگا قرض، پیچیدہ ضابطے، مارکیٹ میں عدم استحکام، ٹیکس نظام کی پیچیدگیاں اور بڑی کمپنیوں کی جانب سے ادائیگی میں تاخیر اگر حکومت واقعی روزگار کے مسئلے کو سنجیدگی سے حل کرنا چاہتی ہے تو MSME کے لیے سستے قرض، آسان ضابطے، ادائیگی کے نظام کی سخت نگرانی اور ٹیکنالوجی اپ گریڈیشن کو ترجیح بنانا ہوگا، اسی شعبے میں وہ صلاحیت موجود ہے کہ لاکھوں نہیں بلکہ کروڑوں سطح پر روزگار کے مواقع پیدا ہوں، دوسری اہم سمت اسکلز اور تعلیم کے درمیان موجود خلا کو ختم کرنا ہے، ہمارے ہاں ایک طرف نوجوانوں کے پاس ڈگری ہے مگر ہنر نہیں اور دوسری طرف صنعت و خدمات کے شعبے ہنرمند افراد کی کمی کی شکایت کرتے ہیں یہ تضاد اس حقیقت کو واضح کرتا ہے کہ ہمارے تعلیمی نظام اور مارکیٹ کی ضرورتوں میں ہم آہنگی کم ہے۔ تیسری بات یہ ہے کہ روزگار کی پالیسی میں سوشل سکیورٹی کا عنصر مضبوط کیا جائے، غیر رسمی شعبے میں کام کرنے والوں کے لیے بیمہ، پنشن، طبی سہولت اور بنیادی تحفظ کے بغیر معاشی استحکام ممکن نہیں، اگر مزدور اور ملازم کا مستقبل غیر محفوظ رہے گا تو وہ منڈی میں اعتماد سے حصہ نہیں لے سکے گا اور نہ معیشت کو مطلوبہ رفتار ملے گی اس ساری بحث کا نچوڑ یہی ہے کہ بے روزگاری کی شرح 8.4 فیصد تک پہنچنا حکومت، صنعت، تعلیمی نظام اور پالیسی سازوں کے لیے ایک واضح پیغام ہے، روزگار کا مسئلہ صرف معاشی نمبر نہیں، یہ قوم کے مستقبل کا سوال ہے۔ اگر آج نوجوانوں کے ہاتھ میں باوقار روزگار نہ آیا تو کل اسی نوجوان کی صلاحیت ضائع ہوگی اور ضائع ہوتی صلاحیتیں کسی بھی ملک کے لیے سب سے بڑا خسارہ ہے، ترقی وہی معتبر ہے جو روزگار دے اور روزگار وہی کارآمد ہے جو وقار اور تحفظ کے ساتھ زندگی کو سہارا دے، بے اطمینانی، بے روزگاری، غذائی قلت اور مہنگائی میں اضافہ کر کے کوئی ملک ترقی کے خواب نہیں دیکھ سکتا۔

(مضمون نگار، معروف صحافی، سیاسی تجزیہ نگار اور کل ہند معاشرہ بچاؤ تحریک کے جنرل سکریٹری ہیں)

sarfarazahmedqasmi@gmail.com

رابطہ: 8099695186

# ماہ شعبان کی فضیلت واہمیت

شکیل احمد ندوی

شعبان المعظم کا مہینہ برکت وسعادت کا مہینہ ہے، یہ مہینہ رمضان المبارک کی آمد ناز کا مسرت افزا اعلان ہے اور اپنی اہمیت و فضیلت اور مختلف خصوصیات کے پیش نظر بڑی عظمت وتقدس کا حامل ہے، یہ ماہ رمضان کی تمہید اور اس کے استقبال کا مہینہ ہے۔" شعبان ہی کے مہینہ 2 ہجری میں تحویل قبلہ کا حکم نازل ہوا، اسی مہینہ 4 ہجری میں حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی ولادت ہوئی، اسی مہینہ 5 ہجری میں غزوہ بنوالمصطلق پیش آیا"۔ (سیرت النبی)

آنحضور ﷺ ماہ شعبان میں دوسرے مہینوں کی بہ نسبت زیادہ روزے رکھتے تھے جیسا کہ حدیث پاک سے معلوم ہوتا ہے" حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا دستور یہ تھا کہ آپ ﷺ بلا ناغہ روزے رکھنے شروع کرتے یہاں تک کہ ہمیں خیال ہوتا کہ اب ناغہ ہی نہیں کریں گے اور کبھی اس کے برعکس ایسا ہوتا کہ آپ ﷺ روزے نہ رکھتے اور مسلسل بغیر روزے کے دن گزارتے یہاں تک کہ ہمیں خیال ہوتا کہ اب آپ ﷺ بلا روزے کے ہی رہا کریں گے اور فرماتی ہیں حضرت صدیقہ رضی اللہ عنہا کہ میں نے کبھی نہیں دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ نے رمضان کے علاوہ کسی پورے مہینے کے روزے رکھے ہوں اور میں نے نہیں دیکھا کہ آپ ﷺ کسی مہینے میں شعبان سے زیادہ نفلی روزے رکھتے ہوں" (صحیح بخاری وصحیح مسلم)

اس مہینے میں زیادہ روزے رکھنے کے اسباب و وجوہات میں سے آپ ﷺ کا یہ ارشاد مبارک بھی ہے کہ" اسی مہینہ میں بارگاہ الٰہی میں بندوں کے اعمال کی پیشی ہوتی ہے میں پسند کرتا ہوں کہ جب میرے اعمال کی پیشی ہو تو میں روزے سے ہوں" اسی طرح حضرت عائشہؓ کی حدیث کے مطابق کہ " آپ ﷺ ماہ شعبان میں بہت زیادہ روزے اس لیے رکھتے تھے کہ پورے سال میں مرنے والوں کی فہرست اسی مہینے میں ملک الموت کے حوالہ کی جاتی ہے آپ ﷺ چاہتے تھے کہ آپ ﷺ کی وفات کے بارے میں ملک الموت کو احکام دیئے جائیں تو اس وقت آپ ﷺ روزے سے ہوں" اس کے علاوہ رمضان کی متبرک ساعتوں سے خصوصی مناسبت اور اس کی برکتوں سے کامل استفادہ کا شوق بھی اس کا محرک ہوسکتا ہے۔ (معارف الحدیث)۔

آپ ﷺ نے ماہ شعبان ہی کے آخر میں رمضان المبارک جیسے عظیم ماہ مبارک کی آمد کے سلسلہ میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے خطاب فرمایا تھا اور اس مہینے کی خصوصیات و امتیازات کا ذکر فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا تھا کہ " اے لوگو تم پر عظمتوں اور برکتوں والا مہینہ سایہ فگن ہونے والا ہے اس میں ایک رات ایسی ہے جو ہزار مہینوں سے بڑھ کر ہے اللہ تعالی نے تم پر اس مہینہ کے روزے فرض کیے ہیں"

روزہ اپنی افادیت واہمیت، تاثیر وقوت میں اپنی مثال آپ ہے، روزہ سے ایک طرف جہاں انسان جسمانی اعتبار سے صحت وتوانائی، طاقت وقوت کی نعمت سے سرفراز ہوتا ہے تو وہیں دوسری طرف سوسائٹی اور معاشرہ بھی پاکیزہ وصالح بنتا ہے، روزہ جس طرح جسمانی بیماریوں کا خاتمہ کرتا ہے اسی طرح روحانی امراض کا بھی ازالہ کرتا ہے یہی وجہ ہے کہ شریعت اسلامیہ نے روحانی تزکیہ وتربیت کے لیے روزہ کو ایک نہایت مفید ومؤثر ذریعہ قرار دیا ہے۔

روزہ کے بارے میں حدیث پاک میں فرمایا گیا " حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول ﷺ نے فرمایا ہر چیز کی کوئی زکو※ ہے جس کے نکالنے سے وہ چیز پاک ہوجاتی ہے اور جسم کی زکو※ روزے ہیں" (رواہ ابن ماجہ)۔

رمضان کے فرض روزوں کے علاوہ نفلی روزے بھی ہیں، نفلی روزوں میں بعض روزے خاص ایام اور تاریخوں کے ہیں جیسے پیر اور جمعرات کے دن کے روزے۔ ایام بیض یعنی مہینے کی تیرھویں چودھویں پندرھویں کے روزے۔

عشرہ ذی الحجہ کے روزے:

عشرہ ذی الحجہ سے مراد یکم ذی الحجہ سے نویں ذی الحجہ تک کے نو دن ہیں اسی طرح یوم عاشورہ کا روزہ بھی ہے جو پہلے فرض تھا لیکن رمضان کے روزوں کی فرضیت کے بعد اس کی فرضیت منسوخ ہوگئی اور اس کی حیثیت نفلی روزے کی رہ گئی یہ خاص مواقع اور تاریخوں کے روزے نفلی ہیں لیکن ان کا اہتمام اجر و ثواب اور تہذیب وتزکیہ کا باعث ہے۔

شعبان کا مہینہ چونکہ رمضان المبارک کا پیش خیمہ اور اس کے استقبال کا مہینہ ہے اس لیے حکم ہے کہ اس کے ایام شمار کیے جائیں اس کی تاریخیں یاد رکھنے کی خاص کوشش اور فکر کی جائے اور جب انتیس دن پورے ہوجائیں تو رمضان کا چاند دیکھنے کا خاص اہتمام کیا جائے" حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول ﷺ نے فرمایا رمضان کے لحاظ سے شعبان کے چاند کو خوب اچھی طرح گنو" (جامع ترمذی) اسی طرح ایک دوسری روایت میں ہے کہ " چاند دیکھ کر روزے رکھو اور چاند دیکھ کر روزے چھوڑ دو اگر انتیس تاریخ کو چاند دکھائی نہ دے تو شعبان کی تیس کی گنتی پوری کرو" صحیح بخاری وصحیح مسلم" مطلب یہ ہے کہ رمضان کے شروع ہونے اور ختم ہونے کا دارومدار رویت ہلال یعنی چاند دکھائی دینے پر ہے"۔

شعبان کے مہینہ میں ہمیں خصوصی عبادات و مناجات اور دعا و استغفار کا اہتمام کرنا چاہیے اور اوقات کی حفاظت و امور خیر کی کثرت کے ذریعہ استقبال رمضان کی فکر کرنی چاہیے تاکہ رمضان کی بابرکت ساعتوں سے ہماری زندگی پرنور ہوسکے اور ہم سعادت وکامرانی سے بہرہ ور ہوسکیں۔

شعبان المعظم کی پندرہویں شب جس کو شب برأت کہا جاتا ہے بہت اہم اور خاص مانی جاتی ہے حدیث پاک میں ہے" حضرت ابوموسی اشعریؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالی شعبان کی پندرہویں رات یعنی شب برأت میں بنظر رحمت متوجہ ہوتا ہے اور اپنی ساری مخلوقات کو معافی دیتا ہے سوائے مشرک کے یا کینہ رکھنے والے کے" اسی طرح اس موقع پر دن میں روزہ رکھنے اور رات میں قیام کا بھی ذکر ہے۔ (مظاہر حق)۔

شعبان کے مہینہ میں ہمیں خصوصی عبادات ومناجات اور دعا واستغفار کا اہتمام کرنا چاہیے اور اوقات کی حفاظت وامور خیر کی کثرت کے ذریعہ استقبال رمضان کی فکر کرنی چاہیے تاکہ رمضان کی بابرکت ساعتوں سے ہماری زندگی پرنور ہوسکے اور ہم سعادت وکامرانی سے بہرہ ور ہوسکیں۔ شعبان المعظم کی پندرہویں شب جس کو شب برأت کہا جاتا ہے بہت اہم اور خاص مانی جاتی ہے حدیث پاک میں ہے " حضرت ابوموسی اشعریؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالی شعبان کی پندرہویں رات یعنی شب برأت میں بنظر رحمت متوجہ ہوتا ہے اور اپنی ساری مخلوقات کو معافی دیتا ہے سوائے مشرک کے یا کینہ رکھنے والے کے" اسی طرح اس موقع پر دن میں روزہ رکھنے اور رات میں قیام کا بھی ذکر ہے۔ (مظاہر حق)۔

چنانچہ اس برکت والی رات کا تقاضا یہ ہے کہ ہم اس کو رحمت خداوندی کی طلب میں کار خیر اور اعمال صالحہ کے اہتمام کے ساتھ گزاریں اور رسم و رواج غیر اسلامی اعمال وغیر شرعی امور کے ارتکاب اور ہر قسم کی فضولیات وخرافات سے پورے طور پر بچیں اور یہ بات یاد رکھیں کہ عمل کی مقبولیت کا انحصار سنت و شریعت پر ہے، دائرہ سنت وشریعت سے ہٹ کر اگر ہم کوئی عمل کریں گے تو اس کی کوئی حیثیت نہ ہوگی اور بجائے ثواب کے گناہ لازم آئے گا اس لیے ہمیں کوئی کام کرنے سے پہلے اصحاب علم وفضل سے اس کے بارے میں معلومات حاصل کرنا چاہئی※ تاکہ ہماری محنت اور ہمارا عمل کامیابی سے ہمکنار ہوسکے اور ہم سرخروئی عزت وعظمت اور سعادت وفلاح کے مستحق ہوسکیں۔

لکھنؤ سے شائع ہونے والا اردو روزنامہ
لوھیا نامہ
URDU DAILY LOHIA NAMA LUCKNOW

## غزہ بورڈ آف پیس یا ٹرمپ کا 'رئیل اسٹیٹ'

اس وقت عالمی سطح پر اگر کوئی واقعہ سب سے زیادہ موضوع بحث ہے تو وہ امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کا 'غزہ بورڈ آف پیس' ہے۔ اس کے بارے میں مختلف آراء ظاہر کی جارہی ہیں۔ حالانکہ ٹرمپ کا دعویٰ ہے کہ یہ بورڈ ان کی جانب سے پیش کردہ امن منصوبے کا اگلا مرحلہ ہے لیکن انھوں نے غزہ کی تعمیر نو کا جو منصوبہ داووس اجلاس میں پیش کیا اس کے پیش نظر کچھ لوگ اسے ایک سامراجی حربہ اور کچھ لوگ ڈونلڈ ٹرمپ کا 'رئیل اسٹیٹ منصوبہ' قرار دے رہے ہیں۔ انھوں نے اور ان کے داماد جیرڈ کشنر نے تعمیر نو کا جو خاکہ پیش کیا ہے اس سے اس کی بہت حد تک وضاحت ہوجاتی ہے کہ اس امن بورڈ کی آڑ میں دراصل ٹرمپ کے عزائم کیا ہیں۔ یوں تو انھوں نے اس پلان کی روشنی میں غزہ کے لیے بہت خوشنما مستقبل کا خواب دکھایا ہے لیکن بہت سے مبصرین اسے غزہ پر ٹرمپ کی جانب سے اپنا کنٹرول قائم کرنے کی پلاننگ تصور کر رہے ہیں۔ میڈیا رپورٹوں کے مطابق ان کے امن بورڈ کو اب تک کم از کم پچاس ملکوں نے رضامندی دے دی ہے اور تیس سے زائد ملکوں نے اس پر دستخط بھی کر دیے ہیں۔ دستخط کرنے والوں میں سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، قط

UTTAR PRADESH
E-mail: lohianama@gmail.com, Website: www.lohianama.com

# اترپردیش

## سہ روزہ ''دعوت'' کے سابق مدیر اور ممتاز صحافی جناب پرواز رحمانیؒ کے انتقال پر ملال پر مجلس شوریٰ جماعت اسلامی ہند یوپی مشرق کی جانب سے تعزیتی نشست

**لکھنؤ (پریس ریلیز):** سہ روزہ ''دعوت'' کے سابق مدیر، جماعت اسلامی ہند کے سینئر رکن، پختہ قلمکار اور ذمے دار صحافت کی ایک روشن علامت جناب پرواز رحمانی کے انتقال پر جماعت اسلامی ہند یوپی مشرق کی مجلس شوریٰ نے آج ایک تعزیتی نشست منعقد کی۔ اس موقع پر مرحوم کی دینی، صحافتی اور تحریکی خدمات کو خراج عقیدت پیش کیا گیا اور ان کے اہل خانہ کے لیے صبر جمیل کی دعا کی گئی۔ جناب پرواز رحمانیؒ گزشتہ کچھ عرصے سے علیل تھے اور علاج کے دوران ہی داعیٔ اجل کو لبیک کہہ گئے۔ ان کے انتقال سے تعمیری، اخلاقی اور مقصدی صحافت کا ایک درخشاں باب ختم ہو گیا ہے۔ وہ ان صحافیوں میں شمار کیے جاتے تھے جن کے نزدیک صحافت محض پیشہ نہیں بلکہ ایک مشن تھی۔ مرحوم کا تعلق مہاراشٹر کے ضلع بلڈانہ کے شہر کھام گاؤں سے تھا۔ انہوں نے نوجوانی ہی میں جماعت اسلامی ہند کے سہ روزہ اخبار ''دعوت'' سے وابستگی اختیار کی اور پوری زندگی

اسی ادارے کے لیے وقف کر دی۔ مختلف ذمے داریاں نبھاتے ہوئے وہ مدیر اعلیٰ کے منصب تک پہنچے اور نصف صدی سے زائد عرصے پر محیط صحافتی زندگی میں اعلیٰ صحافتی اقدار، دیانت داری اور فکری استقامت کی روشن مثال قائم کی۔ پرواز رحمانیؒ کا اسلوب نگارش شفاف، دوٹوک اور گہری بصیرت کا حامل تھا۔ ان کا مشہور کالم ''خبر و نظر'' علمی، سیاسی اور سماجی حلقوں میں خاص پہچان رکھتا تھا، جس کے ذریعے وہ حالات حاضرہ کا تجزیہ اسلامی نقطۂ نظر سے پیش کرتے تھے۔ انہوں نے کبھی سنسنی خیزی یا غیر ذمے دارانہ صحافت کا راستہ اختیار نہیں کیا بلکہ ہر حال میں حق گوئی اور اعتدال کو مقدم رکھا۔ وہ جماعت اسلامی ہند کی اعلیٰ باڈی مجلس نمائندگان اور مرکزی مجلس شوریٰ کے رکن بھی رہے۔ ''دعوت'' کے لیے ان کی ادارت میں شائع ہونے والے خصوصی شمارے تعمیری صحافت کا اعلیٰ نمونہ ہیں، جو آنے والی نسلوں کے لیے فکری سرمایہ کی حیثیت رکھتے ہیں۔ امیر حلقہ جماعت اسلامی ہند یوپی مشرق ڈاکٹر ملک فیصل کی صدارت میں ہونے والی مجلس شوریٰ کی تعزیتی نشست میں طاہر جمال، مولانا محمد طاہر مدنی، مولانا عمر اسلم اصلاحی، مولانا سید احمد غازی فلاحی، صبیح احمد، مولانا اظہر الدین فلاحی، مولانا محمد شریف فلاحی، اسد اللہ اعظمی، ایڈوکیٹ نجم الثاقب خان، ضیغم عباس، محمد نعیم، مولانا عتیق الرحمن اصلاحی، محمد اکرم خان، مولانا عطاء الرحمن ندوی، ڈاکٹر امجد سعید فلاحی شریک تھے۔ مجلس شوریٰ جماعت اسلامی ہند یوپی مشرق نے ان کے انتقال پُر ملال پر گہرے رنج و غم کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ پرواز رحمانیؒ جیسے صحافی کا خلا آسانی سے پُر نہیں ہو سکتا۔ ان کی وفات صرف جماعت اسلامی یا ''دعوت'' ہی کا نہیں بلکہ پوری ملت کا بڑا نقصان ہے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے، ان کے درجات بلند کرے، انہیں جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین یارب العالمین۔

## ایس اے جعفر کے شعری مجموعہ جذبات کے رنگ ہزار کا اجراء

### مصور محمد توقیر کی یاد میں محفلِ شعر و سخن کا انعقاد

**شاہجہاں پور (نامہ نگار):** توقیر آرکیڈ میں گزشتہ شب علیگڑھ کے ایس اے جعفر توقیر سا کے شعری مجموعہ جذبات کے رنگ ہزار کا اجراء عمل آیا۔ اس دوران کویوں اور شعراء نے اپنی غزلوں اور نظموں کے ذریعے داد و تحسین حاصل کی۔ پروگرام کی صدارت سینئر کوی ستند رناتھ ترپاٹھی ایڈوکیٹ نے کی۔ آرٹ فیملی روڈ واقع توقیر آرکیڈ میں پروگرام کا آغاز مہمان خصوصی ڈپٹی کمشنر (جی ایس ٹی) پی کے تومر نے شمع روشن کر کیا۔ مہمان اعزازی کے طور پر شہید وطن اشفاق اللہ خاں کے پرپوتے اشفاق اللہ خاں، ڈاکٹر پربھات شکلا، نریندر سکسینہ، ڈاکٹر امیر سنگھ، ڈاکٹر آلوک سنگھ موجود رہے۔ اس موقع پر ادبی تنظیم ادراک اور نظر میموریل سوسائٹی کی جانب سے ایس اے جعفر کو مومنٹو دے کر اعزاز سے نوازا۔ ان کے علاوہ ادارہ افق نو کے صدر راشد حسین راہی و سماجی تنظیم درپن کے صدر خلیق احمد شوق نے ایس اے جعفر کو کلا رتن اعزاز سے نوازا۔

اس کے بعد کملیش دویدی اور مصور رڈاکٹر اوشا گرگ نے شعری مجموعہ جذبات کے رنگ ہزار کا جائزہ پیش کیا۔ پروگرام کنوینر ڈاکٹر محمد قمر نے سبھی مہمانان اور کویوں و شعراء کو گلدستے دے کر استقبال کیا۔ نظامت شاعرہ گلستاں خاں نے کی۔ شاعر اصغر یاسر، اجے اوستھی، شاہد رضا، خالد قیصر، خلیق شوق، حمید خضر، گلستاں خاں، فہیم بسمل، راشد حسین راہی، کملیش دویدی، عصمت علی، واجد حسین واجد، اویس شفاء، فیصل فیض، صباء نقوی، ڈاکٹر شائستہ نسیم، منیب احمد، ستندر ناتھ ترپاٹھی، رتیش گرگ وغیرہ نے نظموں و غزلوں سے حاضرین کو محظوظ کیا۔ اس اس موقع پر احسن جلیل، عرشیان عرش، دنیش سنگھ، عثمان خاں، محمد رفیع، محمد طیب، اجے دویدی، محمد حسن، صدف خان، ذوالفقار احمد، رام نین، منیر احمد، اروند شکلا، پرویز احمد خاں، حفیظ خان، جاوید خاں، ذوالفقار، عمران الدین، ظفر حسنین، سید قمر، بلرام شرما، محمد مصطفیٰ وغیرہ موجود شائقین ادب موجود تھے۔

## جامعہ برکاتیہ نجم البنات، میں ختم بخاری شریف کا انعقاد

**شراوستی (پریس ریلیز):** جامعہ برکاتیہ نجم البنات، مصرولیہ بنکٹی شراوستی میں آج بفضلِ الٰہی ختمِ بخاری شریف کا ایک نہایت روح پرور اور ایمان افروز پروگرام منعقد ہوا۔ اس بابرکت موقع پر حضرت مفتی نسیم صاحب قبلہ، استاد و مفتی الجامعۃ الاشرفیہ مبارک پور خصوصی طور پر تشریف لائے اور ختمِ بخاری شریف کی سعادت حاصل کرائی۔ پروگرام کے ضمن میں ایک مفید اور بامقصد سوال و جواب کا سیشن بھی منعقد کیا گیا، جس میں عوام و طلبہ نے اپنے دینی و شرعی مسائل پیش کیے، اور ان تمام سوالات کے تشفی بخش اور مدلل جوابات حضرت مفتی نسیم صاحب قبلہ نے عنایت فرمائے۔ اس بابرکت محفل میں شرکت کرنے والوں میں حضرت مولانا اعجاز حسین مصباحی، حضرت مولانا شہزاد مصباحی، حضرت مولانا عبدالقوی خان مصباحی، حضرت مولانا جمال احمد رضوی کے اسمائے گرامی خصوصیت کے ساتھ قابلِ ذکر ہیں۔ نیز مدرسہ اشرفیہ بحر العلوم کے تمام معزز اساتذۂ کرام اور دیگر معزز مہمانانِ گرامی نے بھی شرکت فرما کر پروگرام کی رونق میں اضافہ کیا۔ اس عظیم الشان پروگرام کے انعقاد کی ذمہ داری حضرت مولانا معراج حسین اشرفی (ناظمِ اعلیٰ مدرسہ ہٰذا) اور مولانا احمد رضا نعیمی صاحب (خزانچی مدرسہ) نے بحسن و خوبی انجام دی۔ اللہ تعالیٰ اس بابرکت اجتماع کو شرفِ قبولیت عطا فرمائے اور جامعہ کو مزید ترقیات سے نوازے۔ آمین۔

## آنجہانی کے۔ ڈی۔ سنگھ بابو کو پس از مرگ بھارت رتن دینے کا مطالبہ

### کے ڈی سنگھ بابو کے 104 ویں جنم دن کے موقع پر مہاتما گاندھی اسپورٹس کلب کے زیر اہتمام گاندھی بھون میں منعقدہ تقریب سے اروند سنگھ گوپ کا خطاب

**بارہ بنکی (نامہ نگار):** سابق ریاستی وزیر اروند کمار سنگھ گوپ نے ہندوستانی ہاکی کو بلندیوں پر پہنچانے والے ہاکی کے جادوگر کھلاڑی آنجہانی کے۔ ڈی۔ سنگھ بابو کو پس از مرگ بھارت رتن دینے کا مطالبہ کیا ہے وہ آج کے ڈی سنگھ بابو کے 104 ویں جنم دن کے موقع پر مہاتما گاندھی اسپورٹس کلب کے زیر اہتمام گاندھی بھون میں منعقدہ تقریب کو بطور مہمان خصوصی خطاب کر رہے تھے۔ اس سے قبل انہوں نے پولیس لائن چوراہے پر واقع کے۔ ڈی سنگھ بابو کے مجسمہ پر گلپوشی کر کے خراج عقیدت پیش کیا۔

انہوں نے کہا کہ کے۔ ڈی۔ سنگھ بابو نے ہندوستانی ہاکی کی اس بنیاد کو مضبوط کیا جس پر آج کی ہاکی کی عمارت کھڑی ہے۔ انہوں نے حکومت ہند سے مطالبہ کیا کہ ہاکی انڈیا کو پوری دنیا میں الگ شناخت عطا کرنے والے کے۔ ڈی۔ سنگھ بابو کو پس از مرگ بھارت رتن دے کر نئی نسلوں کو ہاکی سے وابستہ کریں۔ کلب کے صدر صلاح الدین قدوائی نے کہا کے۔ دی سنگھ بابو کی شاندار ہاکی کی عالمی شہرت کی بنا پر انہیں میجر دھیان چند کا وارث کہا جاتا تھا۔ کلب کے بانی راج ناتھ شرما نے مطالبہ کیا کہ ملک کے ابھرتے ہوئے کھلاڑیوں کے لئے ایک منی اسٹیڈیم کی ضرورت ہے لیکن حکومت اور انتظامیہ اس طرف توجہ نہیں دے رہے ہیں۔ اس دوران اروند سنگھ گوپ نے اعلان کیا کہ سماج وادی حکومت آتے ہی کھیل اور کھلاڑیوں کو فروغ دینے کے لئے ٹھوس اقدامات کئے جائیں گے۔ تقریب کو ڈاکٹر کلدیپ سنگھ، سماجی کارکن محمد عمیر قدوائی، سید فرخ مبین ایڈوکیٹ، ونے کمار سنگھ وغیرہ نے بھی خطاب کیا۔

## ٹی این ایف سی آر میں ڈاکٹر سدیش کمار کی شاندار کامیابی

**بارہ بنکی (نامہ نگار):** حکومت ہند کے محکمہ کلچرل کے ٹیگور نیشنل فیلوشپ فار کلچرل ریسرچ (ٹی این ایف سی آر) کے نتائج کا اعلان ہو گیا جس میں مختلف بیچوں کے ہزاروں امیدواروں میں سے 35 ریسرچ اسکالروں کا انتخاب ہوا۔ قابل فخر بات یہ ہے کہ فہرست میں بارہ بنکی ضلع کے سدھور بلاک کے تحت موضع بی۔ پور میں بارہ بنکی ضلع کے رہنے والے دہلی یونیورسٹی سے پی ایچ ڈی کی ڈگری یافتہ ڈاکٹر سدیش کمار نے بھی شاندار مقام حاصل کر کے ضلع کا نام روشن کر دیا ہے۔ ڈاکٹر سدیش کمار کو اندرا گاندھی راشٹریہ کلا کیندر نئی دہلی سے وابستہ کر کے ہندوستان میں رام کتھا کی کلچرل اہمیت موضوع پر آئندہ دو برس کے دوران ریسرچ کرنا ہے۔ ہزاروں امیدواروں کے درمیان صرف 35 لوگوں کا انتخاب میں ڈاکٹر سدیش کا شامل ہونا انکی عدیم المثال لگن اور محنت کا ثمرہ ہے۔ انکی اس کامیابی کی اطلاع ملتے ہیں انکے آبائی وطن سے لے کر دہلی تک کے ماہرین علم نے اظہار مسرت کیا ہے۔ واضح رہے کہ ڈاکٹر سدیش کے والد رام کمار ورما پیشے سے کسان ہیں اور گاؤں میں ہی رہ کر کھیتی کرتے ہیں ضلع مجسٹریٹ سمیت ضلع کے مختلف شعبہ حیات سے تعلق رکھنے والے لوگوں نے اس اہم کامیابی پر اظہار مسرت کرتے ہوئے انکے والدین کو مبارکباد پیش کی ہے۔

## جمعیۃ العلماء والحفاظ ایجوکیشنل سوسائٹی کے زیرِ اہتمام جلسہ کا انعقاد

**بارہ بنکی (پریس ریلیز):** قصبہ سعادت گنج میں جمعیۃ العلماء والحفاظ ایجوکیشنل سوسائٹی کے زیرِ اہتمام ''دورِ حاضر میں اسلام کی آبیاری'' کے عنوان سے ایک دینی و اصلاحی جلسہ منعقد ہوا، جس کا مقصد امتِ مسلمہ میں دینی شعور بیدار کرنا اور نئی نسل کو اسلامی تعلیمات سے جوڑنا تھا۔ جلسے کا آغاز قاری ابوطلحہ ثاقبی کی تلاوتِ کلام پاک سے ہوا، جبکہ محفوظ عالم بکولی، متعلم دارالعلوم علیمیہ سعادت گنج نے نعتِ رسول ﷺ پیش کی۔ جلسے کی صدارت مولانا محمد عمر ممتاز ندوی نے فرمائی۔ اپنے خطاب میں انہوں نے موجودہ حالات میں دینِ اسلام کی خدمت اور اس کے تحفظ کی ضرورت پر زور دیا۔ نظامت کے فرائض مفتی مصباح الرحمٰن ثاقبی نے انجام دیے۔ مقررِ خصوصی مولانا محمد انصار جامعی کانپوری (جنرل سکریٹری، دینی تعلیمی بورڈ جمعیۃ علماء شہر کانپور) نے اپنے خطاب میں دعوت و تبلیغ، اخلاقی تربیت اور عصرِ حاضر کے چیلنجز پر روشنی ڈالی۔ جلسے کی سرپرستی سیٹھ محمد احرار نے فرمائی جبکہ نگرانی الحاج قاری خلیل الرحمٰن نے کی۔ جلسے میں علمائے کرام، ائمۂ مساجد، ذمہ دارانِ مدارس اور معززینِ علاقہ کی کثیر تعداد نے شرکت کی، جن میں مفتی محمد عارف کاشفی، مولانا محمد عقیل ندوی، مولانا ضیاء الدین قاسمی، مولانا محمد جنید قاسمی، مولانا فرمان مظاہری، مولانا اختر قاسمی، قاری حبیب الرحمٰن فرقانی اور دیگر حضرات شامل تھے۔ پروگرام کے اختتام پر ملک و ملت کی سلامتی، امتِ مسلمہ کی کامیابی اور نوجوانوں کی ہدایت کے لیے اجتماعی دعا کی گئی۔ مولانا رشید احمد مظاہری نے تمام شرکاء کا شکریہ ادا کیا۔

# NATIONAL / INTERNATIONAL

## ایران نے مظاہروں کے دوران ہلاک ہونے والوں کی جاری کی فہرست

**تہران (ایجنسی):** ایران کے صدر مسعود پیزشکیان کے دفتر نے ملک میں حالیہ مظاہروں کے دوران مارے گئے لوگوں کی ایک فہرست جاری کی ہے۔ اس فہرست میں 2986 لوگوں کے نام شامل ہیں۔ آئی این ایس کی رپورٹ کے مطابق، اتوار (یکم فروری) کو صدر کے دفتر کی ویب سائٹ پر جاری بیان میں بتایا گیا کہ ''یہ فہرست صدر کی ہدایت پر ایران کی قانونی طبی تنظیم سے حاصل کردہ اعداد و شمار کی بنیاد پر تیار کی گئی ہے۔ اس میں عام لوگوں کے ساتھ ساتھ سیکورٹی فورسز کے جوانوں کے نام بھی شامل ہیں۔'' صدارتی دفتر کے مطابق اب تک مجموعی طور پر 3117 لوگوں کی موت ہو چکی ہے۔ ان میں سے 131 لوگوں کی شناخت ابھی نہیں ہو پائی ہے۔ نیوز ایجنسی 'شہو ا' کی رپورٹ کے مطابق ان کی شناخت ہونے کے بعد ایک اضافی فہرست جاری کی جائے گی۔ بیان میں کہا گیا ہے کہ حکومت مکمل شفافیت اور جوابدہی کے لیے پرعزم ہے۔ اس میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ مرنے والے تمام لوگ ایران کے اپنے بچے تھے کسی بھی متاثرہ خاندان کی بات کو نظر انداز نہیں کیا جائے گا۔

واضح رہے کہ گزشتہ سال دسمبر کے آخر سے رواں سال جنوری تک ایران میں کئی ہفتوں تک مظاہرے ہوئے۔ یہ مظاہرے ملک کی کرنسی ریال کی قدر میں تیزی سے کمی کی وجہ سے شروع ہوئے تھے۔ شروع میں یہ مظاہرے پرامن تھے، لیکن بعد میں جھڑپوں میں تبدیل ہو گئے۔ اس دوران جان و مال کے نقصان کے ساتھ ساتھ مساجد، سرکاری عمارتوں اور بینکوں کو بھی نقصان پہنچا۔ ایران نے ان واقعات کے لیے امریکہ اور اسرائیل کو ذمہ دار ٹھہرایا ہے۔

اس درمیان ایران کے فوجی سربراہ امیر حاتمی نے گزشتہ ہفتہ وارننگ دی تھی کہ اگر امریکہ کوئی بھی غلطی کرتا ہے تو اس سے اس کی اپنی سلامتی، اسرائیل کی سلامتی اور پورے مغربی ایشیا کے خطے کی سلامتی

خطرے میں پڑ جائے گی۔ تہران میں ایک پروگرام کے دوران بولتے ہوئے حاتمی نے کہا کہ ''آج اسلامی جمہوریہ ایران کی مسلح افواج مکمل طور سے دفاعی اور عسکری تیاریوں میں ہیں اور خطے میں دشمن کی سرگرمیوں پر کڑی نظر رکھ رہے ہیں۔ ہماری انگلی ٹرگر پر ہے، اگر دشمن کوئی غلطی کرتا ہے تو یہ بلاشبہ اپنی سلامتی، اسرائیل اور خطے کی سلامتی کو خطرے میں ڈال دے گا۔'' ایران کے فوجی سربراہ امیر حاتمی نے اپنے پڑوسی ممالک کے ان اعلانات کا بھی استقبال کیا کہ وہ اپنی زمین یا فضائی حدود کا استعمال ایران کے خلاف نہیں ہونے دیں گے، کیونکہ یہ ممالک جانتے ہیں کہ ایران کے خلاف کوئی بھی عدم تحفظ پورے خطے کو غیر محفوظ بنا دے گا۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ ''اگر دوسرا فریق حقیقی طور پر اس مسئلہ کو حل کرنا چاہتا ہے تو اسے ایرانی عوام کے ساتھ احترام سے پیش آنا چاہیے۔'' یہ بیان ایسے وقت میں سامنے آیا ہے جب تہران اور واشنگٹن کے درمیان کشیدگی میں کافی اضافہ ہوا ہے۔

قابل ذکر ہے کہ اس سے قبل امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ نے کہا تھا کہ طیارہ بردار بحری جہاز ابراہم لنکن کی قیادت میں ایک بڑا فوجی بیڑہ ایران کی جانب بڑھ رہا ہے اور ایران کے پاس امریکہ سے سمجھوتہ کرنے کے لیے زیادہ وقت نہیں بچا ہے۔ ٹرمپ نے یہ بھی کہا تھا کہ اگر ایران امریکہ کے ساتھ جوہری معاہدہ نہیں کرتا ہے تو یہ دیکھا جائے گا کہ ایران کے سپریم لیڈر آیت اللہ علی خامنہ ای کی وارننگ صحیح ثابت ہوتی ہے یا نہیں۔ خامنہ ای نے کہا تھا کہ اگر امریکہ نے ایران پر حملہ کیا تو اس سے پورے خطے میں جنگ چھڑ سکتی ہے۔

## ہم شراکت دار کے طور پر امریکہ پر اپنا اعتماد کھو چکے ہیں: ایرانی وزیر خارجہ

**تہران (ایجنسی):** ایرانی وزیر خارجہ عباس عراقچی نے بڑھتی ہوئی کشیدگی کے درمیان امریکہ کے ساتھ مذاکرات کے لیے اعتماد سازی کی اہمیت پر زور دیا ہے۔ عباس عراقچی نے امریکی نیٹ ورک "سی این این" سے گفتگو کرتے ہوئے کہا "بدقسمتی سے، ہم مذاکراتی شراکت دار کے طور پر امریکہ پر اپنا اعتماد کھو چکے ہیں۔" بامعنی مذاکراتی عمل کے آغاز کے طریقے سے متعلق ایک سوال کے جواب میں عباس عراقچی نے مزید کہا" ہمیں اس بے اعتمادی کی صورت حال پر قابو پانے کی ضرورت ہے۔" ہفتہ وار تعطیلات کے دوران واشنگٹن اور تہران کے درمیان مذاکرات کی جانب پیش رفت کے آثار نمایاں ہوئے تھے۔ امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے بھی صحافیوں کو بتایا کہ ایران" ہم سے بات کر رہا ہے، وہ ہم سے سنجیدگی سے بات کر رہا ہے۔" عراقچی نے" سی این این" کو بتایا کہ" خطے کے کچھ دوست ممالک" اعتماد سازی اور بامعنی مذاکرات کے لیے زمین ہموار کرنے کی کوشش کر رہے ہیں اور ہم ان کے ساتھ مل کر کام کر رہے ہیں اور پیغامات کا تبادلہ کر رہے ہیں۔ انھوں نے اس بات چیت کو" بارآور" قرار دیا۔

ایرانی وزیر خارجہ نے بات جاری رکھتے ہوئے کہا کہ جنگ سب کے لیے ایک تباہی ہوگی، انہوں نے اس بات کی طرف اشارہ کیا کہ ایران نے حالیہ جنگ میں بہت سے سبق سیکھے ہیں۔ عراقچی نے کہا کہ وہ اپنے ملک کو اب اچھی طرح تیار دیکھتے ہیں، تاہم انہوں نے یہ بھی واضح کیا کہ اس تیاری کا مطلب یہ نہیں کہ ایران جنگ چاہتا ہے۔ ایرانی وزیر خارجہ نے یہ بھی کہا کہ ایران میں قیادت کے خلاف جنوری میں ہونے والے حالیہ احتجاجی مظاہروں کے دوران گرفتار کیے گئے افراد کے حقوق کا" احترام اور تحفظ" کیا جائے گا۔ انہوں نے ذکر کیا کہ پھانسی دینے کا کوئی منصوبہ نہیں تھا۔ واضح رہے کہ ڈونلڈ ٹرمپ نے ایران کو مظاہرین کو پھانسی دینے کے خلاف خبردار کیا تھا، اور تہران کے حکام کو احتجاج کچلنے کی پاداش میں بارہا فوجی حملوں کی دھمکی دی تھی۔

## بھاگلپور میں کوؤں کی بڑی تعداد میں ہلاکت

### برڈ فلو کی تصدیق کے بعد 0 1 کلومیٹر دائرے میں سینیٹائزیشن

**بھاگلپور (ایجنسی):** بہار کے ضلع بھاگلپور میں برڈ فلو کے معاملے کی تصدیق کے بعد انتظامیہ اور مقامی آبادی میں تشویش کی فضا قائم ہو گئی ہے۔ نوگچھیا سب ڈویژنل کمپلیکس کے احاطے میں واقع ایک میدان میں بڑی تعداد میں کوؤں کی اچانک ہلاکت کے بعد جب ان کی جانچ کرائی گئی تو رپورٹ میں برڈ فلو وائرس کی موجودگی کی تصدیق ہوئی۔ ضلع مویشی پروری افسر انجلی کماری نے سرکاری طور پر اس کی توثیق کرتے ہوئے بتایا کہ مردہ کوؤں کے نمونے جانچ کے لیے پٹنہ اور بھوپال کی اعلیٰ سطحی لیبارٹریوں میں بھیجے گئے تھے، جہاں سے موصول ہونے والی رپورٹ میں انفیکشن کی تصدیق ہوئی ہے۔ رپورٹ سامنے آتے ہی ضلع انتظامیہ مکمل طور پر الرٹ موڈ میں آ گئی ہے۔ متاثرہ علاقے کے چاروں طرف 10 کلو میٹر کے دائرے میں سینیٹائزیشن مہم شروع کر دی گئی ہے تاکہ وائرس کے پھیلاؤ کو روکا جا سکے۔ اس کے ساتھ ہی علاقے میں موجود تمام پولٹری فارموں سے نمونے جمع کیے جا رہے ہیں اور ان کی مسلسل نگرانی کی جا رہی ہے۔ انتظامیہ کا کہنا ہے کہ احتیاطی تدابیر کے تحت ہر ممکن قدم اٹھایا جا رہا ہے تاکہ انسانی صحت کو کسی بھی قسم کا خطرہ لاحق نہ ہو۔

قابل ذکر ہے کہ 11 جنوری کی صبح معمول کی سیر کے لیے نکلنے والے لوگوں نے ایک ہی مقام پر درخت کے نیچے 150 سے زائد مردہ کوے دیکھے تھے۔ بعض کوے تڑپتی حالت میں بھی پائے گئے، جس سے مقامی باشندوں میں خوف اور بے چینی پھیل گئی۔ واقعے کی اطلاع ملتے ہی محکمہ جنگلات کی ٹیم موقع پر پہنچی اور تمام مردہ پرندوں کو حفاظتی ضابطوں کے تحت ہٹا دیا گیا۔ بعد ازاں محکمہ جنگلات اور محکمہ مویشی پروری کی مشترکہ ٹیم نے جائے وقوعہ پر پہنچ کر نمونے جمع کیے۔ ان نمونوں کو جانچ کے لیے اعلیٰ سطحی لیبارٹری بھیجا گیا۔ بھوپال سے موصول رپورٹ میں برڈ فلو کی تصدیق ہوتے ہی انتظامی مشینری حرکت میں آ گئی۔ ضلع انتظامیہ کے مطابق فی الحال صورتحال قابو میں ہے، تاہم احتیاطی اقدامات میں کسی قسم کی کوتاہی نہیں برتی جا رہی۔ صحت اور مویشی پروری کے محکمے مسلسل نگرانی کر رہے ہیں اور عوام سے بھی اپیل کی گئی ہے کہ وہ افواہوں پر دھیان نہ دیں، صفائی کا خیال رکھیں اور مشتبہ علامات کی صورت میں فوری طور پر متعلقہ حکام کو اطلاع دیں۔

## زخمی ہونے کے باوجود تیجسوی یادو پہنچے ایوان، بجٹ اجلاس کے پہلے روز وہیل چیئر پر نظر آئے

**پٹنہ (ایجنسی):** بہار قانون ساز اسمبلی کا بجٹ اجلاس پیر (2 فروری) کو باقاعدہ طور پر شروع ہو گیا۔ قانون ساز اسمبلی کے اسپیکر پریم کمار اور قانون ساز کونسل کے چیئرمین اودھیش نارائن سنگھ نے اجلاس کے آغاز کا اعلان کیا۔ پہلے روز گورنر محمد عارف خان نے سنٹرل ہال میں مشترکہ اجلاس سے خطاب کیا۔ اس دوران اسمبلی کے احاطے میں ایک انوکھا منظر دیکھنے کو ملا جب اسمبلی میں اپوزیشن لیڈر تیجسوی یادو وہیل چیئر پر بیٹھے نظر آئے۔

دراصل تیجسوی یادو پیر کو گاڑی سے بہار اسمبلی کے احاطے میں پہنچے۔ گاڑی سے اترنے کے بعد جب وہ پیدل اسمبلی کی عمارت کی طرف جا رہے تھے تو ان کے قدم لڑکھڑاتے نظر آئے۔ بتایا گیا کہ پیر میں چوٹ کی وجہ سے انہیں چلنے میں پریشانی ہو رہی تھی۔ یہ دیکھ کر سیکورٹی اہلکاروں اور معاونین کی مدد سے انہیں سنبھالا گیا۔ اس کے بعد اسمبلی کے اندر داخلہ اور سنٹرل ہال تک جانے کے لیے وہیل چیئر کا انتظام کیا گیا، تاکہ انہیں کسی قسم کی پریشانی نہ ہو۔

واضح رہے کہ گزشتہ ماہ 25 جنوری کو تیجسوی یادو ایک حادثہ میں زخمی ہو گئے تھے۔ یہ اطلاع راشٹریہ جنتا دل نے سوشل میڈیا کے ذریعے دی۔ بتایا گیا کہ حادثے میں تیجسوی یادو کے پیر کے انگوٹھے کا ناخن اُکھڑ گیا تھا۔ انہیں ڈاکٹر کے پاس لے جایا گیا، ناخن کا علاج کیا گیا۔ ڈاکٹروں کی نگرانی میں وہ صحت یاب ہو رہے تھے۔ پیر کو بجٹ اجلاس کے پہلے روز جب وہ ایوان میں پہنچے تو وہیل چیئر کے ذریعہ انہیں اندر لے جایا گیا۔

بجٹ اجلاس کے پہلے روز پٹنہ میں نیٹ طالبہ کی موت کا معاملہ گونجا۔ گورنر کے خطاب کے دوران بھی خواتین اراکین اسمبلی نے یہ معاملہ اٹھایا، اپوزیشن اراکین کو ان کی حمایت حاصل ہوئی۔ ایوان کے باہر کانگریس، آر جے ڈی اور بائیں بازو کی جماعتوں کے اراکین اسمبلی نے جہان آباد کی طالبہ کے قتل کا معاملہ اٹھایا۔ ان لوگوں کا کہنا ہے کہ حکومت خواتین کو تحفظ فراہم کرنے میں ناکام ہے۔ اس معاملے کی تحقیقات کے سلسلے میں پولیس پر سنگین الزامات عائد کیے گئے۔ اپوزیشن اراکین اسمبلی نے میڈیا کو دیے بیان میں کہا کہ اصل گناہگار کو بچانے کی کوششیں کی جا رہی ہیں۔ جواب میں نائب وزیر اعلیٰ وجے کمار سنہا نے کہا کہ سی بی آئی معاملے کی تحقیقات کرے گی، دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی ہو جائے گا۔ قصوروار کسی بھی صورت میں بچ نہیں پائے گا۔

''لوہیا نامہ'' میں چھپے ہوئے مضامین اور مراسلات میں ظاہر کئے گئے خیالات سے ایڈیٹر، پرنٹر، نیوز ایڈیٹر، پروپرائٹر کا متفق اور جواب دہ ہونا ضروری نہیں ہے، اس اخبار سے متعلق کوئی بھی قانونی کارروائی صرف لکھنؤ کی مجاز عدالت یا فورم میں کی جا سکتی ہے۔
قارئین کو مشورہ دیا جاتا ہے کہ اخبار میں شائع ہونے والے کسی بھی اشتہار کے سلسلہ میں اخراجات، معاملات یا لین دین کرنے سے قبل ذاتی طور پر اطمینان کر لیں۔ آپ کا محبوب روزنامہ اشتہارات میں شائع ہونے والے مود کی حقانیت اور دعوؤں کی سچائی سے قطعی واقف نہیں ہوتا۔ مشتہرین جو بھی مواد اور دعوے مشتہر کرتے ہیں ان کی ادارہ تائید یا توثیق نہیں کر سکتا، لہٰذا ان کے تعلق سے ادارہ لوہیا نامہ کے مالک، پرنٹر، پبلشر اور ایڈیٹر قطعی ذمہ دار نہیں ہوں گے۔ (ادارہ لوہیا نامہ)

روزنامہ **لوہیا نامہ**، پرنٹر، پبلشر و پروپرائٹر: جاوید احمد نے دکشتا آفسیٹ 105/128، پھولباغ، کھٹیانہ حسین گنج، لکھنؤ (یوپی)-01 سے چھپوا کر 155/239 بھیڑی منڈی، مولوی گنج، لکھنؤ شائع کیا، **ایڈیٹر: جاوید احمد**
PRINTER, PUBLISHER & OWNER : **JAVED AHMAD** PRINTED AT: DAXITA OFFSET 105/128 PHOOLBAGH, KHATIYANA HUSAINGANJ, LUCKNOW (U.P.)-01 AND PUBLISHED FROM-155/239 bhedi mandi molvi ganj, Lucknow (U.P.)-226018, EDITOR:**JAVED AHMAD**,
Mob. 9999422966 Phone:0522-4332403 E-mail:lohiyanama84@rediffmail.com, Website:www.lohianama.com

# بجٹ غریب اور کسان مخالف، بی جے پی اپنے لوگوں کو فائدہ پہنچا رہی ہے: اکھلیش یادو

**لکھنؤ (ایجنسی):** سماج وادی پارٹی کے صدر اکھلیش یادو نے مرکزی بجٹ پر سخت ردعمل ظاہر کرتے ہوئے کہا ہے کہ یہ بجٹ نہ تو کسانوں کو کوئی حقیقی راحت دیتا ہے اور نہ ہی غریب اور محروم طبقات کی زندگی میں بہتری لاتا ہے۔ ان کا الزام ہے کہ بی جے پی حکومت بجٹ کے ذریعے اپنے قریبی لوگوں کو 'سیٹ' کرتی ہے اور ان کی اقتصادی ترقی کو یقینی بناتی ہے، جبکہ عام آدمی کی حالت جوں کی توں بنی رہتی ہے۔ اکھلیش یادو نے کہا کہ کسانوں کے لیے بڑے دعوے کیے جاتے ہیں، مگر عملی طور پر انہیں کچھ حاصل نہیں ہوتا، جس سے صاف ظاہر ہے کہ حکومت کی ترجیحات میں کسان اور غریب شامل نہیں ہیں۔

انہوں نے حکومت کو اس کے پرانے منشور کی یاد دلاتے ہوئے کہا کہ بی جے پی کو خود جائزہ لینا چاہیے کہ اس نے عوام سے کیے گئے وعدوں کا کیا انجام ہوا۔ اکھلیش یادو نے اسمارٹ سٹی منصوبے پر بھی سوال اٹھاتے ہوئے کہا کہ جن شہروں کو اسمارٹ سٹی قرار دیا گیا، وہاں سولیڈ ویسٹ مینجمنٹ کے بڑے بڑے دعوے کیے گئے تھے مگر حقیقت یہ ہے کہ خراب پانی پینے سے لوگوں کی جانیں تک چلی گئیں۔

ان کے مطابق اچھا بجٹ وہی ہوتا ہے جو غریب کے چہرے پر مسکراہٹ اور زندگی میں خوشحالی لائے لیکن موجودہ بجٹ اس معیار پر پورا نہیں اترتا۔ انہوں نے سوال کیا کہ اگر یہی ترقی کا ماڈل ہے تو پھر عام عوام کو اس کا فائدہ کہاں ملا۔ قبل ازیں، اکھلیش یادو نے اتر پردیش میں ایس آئی آر کے عمل کو لے کر بھی شدید تشویش کا اظہار کیا۔ انہوں نے عدالت، الیکشن کمیشن اور میڈیا سے مداخلت کی اپیل کرتے ہوئے الزام لگایا کہ مواضعات میں فارم 7 کے غلط استعمال کے ذریعے مخالف ووٹروں کے نام ووٹر لسٹ سے حذف کرنے کی سازش کی جا رہی ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ ایس آئی آر کے تحت پہلے سے چھپے فارم 7 تقسیم کیے جا رہے ہیں، جن کے ذریعے کوئی بھی شخص کسی دوسرے کا نام ووٹر لسٹ سے کٹوانے کے لیے اعتراض درج کر سکتا ہے۔

اکھلیش یادو نے سوال اٹھایا کہ یہ فارم کون بھیج رہا ہے اور شکایت کرنے والے کون ہیں، اس بارے میں کسی کو درست معلومات نہیں ہیں۔ انہوں نے الزام لگایا کہ جعلی دستخطوں کے ذریعے اپوزیشن ووٹروں کے نام منظم طریقے سے کٹوائے جا رہے ہیں اور جن ووٹروں کے خلاف اعتراض درج ہو رہے ہیں، انہیں اس کی اطلاع تک نہیں دی جا رہی۔ ان کے مطابق تمام دستاویزات درست ہونے کے باوجود نام نکالنا جمہوری نظام پر سیدھا حملہ ہے۔

سماج وادی پارٹی سربراہ نے دعویٰ کیا کہ اس مبینہ سازش کا سب سے زیادہ اثر پی ڈی اے کمیونٹی پر پڑ رہا ہے، جس میں اقلیتی برادری کو خاص طور پر نشانہ بنایا جا رہا ہے۔ انہوں نے تمام نیوز چینلوں، اخبارات، مقامی یوٹیوبرز اور صحافیوں سے اپیل کی کہ وہ اس معاملے کی غیر جانبدارانہ جانچ کریں اور جمہوریت کے تحفظ کے لیے سچ سامنے لائیں۔

# 'بجٹ سے کسان مایوس'، کسان لیڈر راکیش ٹکیت کا ردعمل

**لکھنؤ (ایجنسی):** مرکزی وزیر خزانہ نرملا سیتارمن نے اتوار (یکم فروری) کو لوک سبھا میں عام بجٹ 2026 پیش کیا۔ وزیر اعظم نے اس بجٹ کی تعریف کی ہے جبکہ اپوزیشن نے اسے مایوس کن قرار دیا ہے۔ اسی درمیان بھارتیہ کسان یونین (بی کے یو) کے قومی ترجمان اور کسان لیڈر راکیش ٹکیت کا بیان سامنے آیا ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ بجٹ کسان مزدور اور دیہی ہندوستان کی توقعات پر پورا نہیں اترا۔ کسان لیڈر راکیش ٹکیت نے بجٹ 27-2026 کو ملک کے کسانوں، مزدوروں، قبائلی برادریوں اور دیہی ہندوستان کے بنیادی مسائل حل کرنے میں ناکام قرار دیا ہے۔ ساتھ ہی انہوں نے کہا کہ بڑھتی ہوئی مہنگائی، زراعت کے اخراجات میں مسلسل اضافہ، قرض کے بوجھ اور کم ہوتی آمدنی سے نبرد آزما کسانوں کے لیے بجٹ میں نہ تو قرض معافی پر کوئی ٹھوس پہل کی گئی ہے اور نہ ہی کم از کم امدادی قیمت کو قانونی ضمانت دینے کا التزام کیا گیا۔ راکیش ٹکیت کے مطابق کسانوں کو اس بجٹ سے بڑی امیدیں وابستہ تھیں، لیکن ان کی امیدیں پوری نہیں ہوئی ہیں۔ راکیش ٹکیت کا کہنا ہے کہ دیہی روزگار اور بے روزگاری کے سوال پر بھی بجٹ مایوس کن ہے۔ روزگار منصوبوں کو مضبوط کرنے، کم از کم اجرت میں اضافہ کرنے اور مزدوروں کی سماجی تحفظ کو یقینی بنانے کے لیے بجٹ میں کوئی واضح سمت دکھائی نہیں دیتی۔ اس کی وجہ سے دیہی نوجوانوں میں بڑھتی بے روزگاری کے بڑھتے ہوئے مسائل میں اضافے کا امکان ہے۔ کسان لیڈر کے مطابق قبائلی معاشرے کے بنیادی مسائل پانی، جنگل، زمین، تعلیم، صحت اور ذریعہ معاش جیسے بنیادی مسائل کو بجٹ میں ضروری ترجیح نہیں دی گئی۔ دیہی معیشت کو مضبوط بنانے کے بجائے بجٹ کا جھکاؤ ایک بار پھر شہری اور کارپوریٹ کے مفادات کی جانب دکھائی دیتا ہے۔ کسان تنظیم کا کہنا ہے کہ مجموعی طور پر یہ بجٹ زمینی حقائق سے دور، اعداد و شمار اور اعلانات کا بجٹ ہے، جس میں ملک کے اَن داتا (کسان) اور محنت کش طبقے کی توقعات کو نظر انداز کیا گیا ہے۔ حکومت کو چاہیے کہ وہ کسان، مزدور، قبائلی اور دیہی ہندوستان کو مرکز میں رکھ کر اپنی پالیسیوں اور بجٹ کی دفعات پر نظر ثانی کرے۔

# شب برأت نورانی اور عبادت والی رات ہے، اسے آتش بازی اور سیر و تفریح میں نہ گزاریں: مولانا خالد رشید

**لکھنؤ (پریس ریلیز):** شب برأت کے سلسلے میں اسلامک سنٹر آف انڈیا عیدگاہ لکھنؤ میں اسلامک سنٹر، عیدگاہ کمیٹی اور لکھنؤ پولیس کمشنریٹ کے ذمہ داروں کی ایک اہم میٹنگ ہوئی۔ اس میٹنگ میں اسلامک سنٹر آف انڈیا کے چیرمین مولانا خالد رشید فرنگی محلی امام عیدگاہ لکھنؤ نے کہا کہ شب برأت نورانی اور عبادت والی رات ہے۔ اس میں خالق کائنات اپنے بندوں اور بندیوں کی روزی، عمر، صحت اور زندگی کا فیصلہ فرماتا ہے۔ اس مقدس شب میں بندے اپنے خدائے رحمٰن و رحیم سے اپنے گناہوں کی معافی مانگتے ہیں اور توبہ کرتے ہیں۔ مولانا نے کہا کہ ۱۵ ویں شب یعنی ۳ فروری ۲۰۲۶ء کو نفل نمازیں پڑھنا اور اگلے دن یعنی ۴ فروری ۲۰۲۶ء کو روزہ رکھنا مسنون ہے۔ مولانا نے اس متبرک رات کے لیے اپنے ایڈوائزری میں کہا کہ جو لوگ اپنے مرحوم رشتے داروں کے ایصال ثواب کے لیے قبرستان جائیں وہ وہاں پارکنگ کے لیے مقررہ جگہ پر اپنی گاڑی کھڑی کریں۔ اس رات میں آتش بازی نہ کریں۔ موٹر سائیکلوں سے اسٹنٹ نہ کریں اور دوسرے فضول کاموں سے پرہیز کریں۔ اس رات میں اپنے لیے، اپنے گھر والوں کے لیے، ملک و ملت کے لیے ترقی اور امن و امان کی دعائیں کریں، ضرورت مندوں، غریبوں اور بیماروں کی مدد کرکے اپنے مرحومین کو ثواب پہنچائیں اور ۱۵ رشعبان کو روزے کا اہتمام کریں۔ مولانا نے انتظامی افسروں پر زور دیا کہ شب برات کے سلسلے میں سلامتی اور صفائی ستھرائی کے خصوصی انتظامات کیے جائیں۔ انہوں نے کہا کہ اس سال شب برأت ۳ فروری کو ہوگی۔ اس میٹنگ میں ڈی سی پی، اے سی پی، مختلف تھانوں کے افسر، نگرنگم کے افسر، علمائے کرام اور سماجی کارکن موجود تھے۔

# مخلوق خدا کی خدمت ایک بہترین عمل ہے: مولانا خالد رشید

## عیدگاہ لکھنؤ میں اسلامک سنٹر آف انڈیا کے زیر اہتمام مفت طبی کیمپ کا انعقاد

**لکھنؤ (پریس ریلیز):** انسانیت کی بنیاد خدمت خلق کے جذبات پر استوار ہوتی ہے۔ مخلوق خدا کی خدمت ایک بہترین عمل ہے جو ہر انسان کو انفرادی اور اجتماعی طور پر معاشرے کے لیے انجام دینا چاہیے۔ یہ عمل نہ صرف انسانیت کی تعمیر و ترقی اور فلاح و بہبود کا سبب بلکہ اس نیک عمل سے فرد کی شخصیت میں نکھار پیدا ہوتا ہے۔ ان خیالات کا اظہار امام عیدگاہ لکھنؤ مولانا خالد رشید فرنگی محلی چیرمین اسلامک سنٹر آف انڈیا نے کیا۔ وہ آج اسلامک سنٹر آف انڈیا، میکس ہاسپٹل اور کائنڈ ہاسپٹل کے اشتراک سے دارالعلوم فرنگی محل عیدگاہ لکھنؤ میں منعقد ماہانہ مفت طبی کیمپ سے خطاب کر رہے تھے۔ انہوں نے کہا کہ ضرورت مندوں اور غریبوں کی امداد و تعاون کرنا اسلام کی درخشاں تعلیمات و ہدایات پر عمل کرنا ہے۔ خدمت خلق جیسے نیک کام کے نمونے ہم کو خاتم الانبیاء رحمۃ للعالمینؐ کی سیرت مبارک اور صحابہ کرامؓ کے حالات میں بہ کثرت ملتے ہیں۔

مولانا نے کہا کہ اسلامک سنٹر کے زیر اہتمام اس مفت طبی کیمپ کا آغاز مولانا ابوالطیب احمد میاں فرنگی محلی کی سرپرستی میں ۲۰۰۰ء میں ہوا تھا۔ الحمدللہ آج ۱۹۵ واں کیمپ تھا۔ یہ ہر ماہ کے پہلے اتوار کو لگتا ہے۔ اس کیمپ سے بلاتفریق مذہب و ملت ہزاروں افراد مستفید ہو چکے ہیں۔ یہاں مفت میں چشمے تقسیم کیے جاتے ہیں۔ بلڈ پریشر، شوگر، تھائی رائیڈ، امراض نسواں وغیرہ کی جانچ اور مفت دوائیں دی جاتی ہیں۔ مولانا فرنگی محلی کے ہاتھوں مفت چشمے اور دوائیاں تقسیم کی گئیں۔

اس کیمپ میں کائنڈ ہاسپٹل کے ڈائرکٹر ڈاکٹر شارق حبیب، میکس ہاسپٹل کی پوری ٹیم، بیگ آئی سنٹر کی پوری ٹیم، اویس احمد، عنبر ٹرسٹ کے زبیر احمد قدوائی نے اپنی اپنی خدمات انجام دیں۔ مہمانوں کا استقبال مولانا غفران احمد شمسی نے کیا اور شکریہ مولانا ہارون نظامی نے ادا کیا۔

# فاؤنڈرس ڈے کے موقع پر ایک شام خواجہ یونس کے نام عظیم الشان آل انڈیا مشاعرہ 4 فروری کو

**لکھنؤ (پریس ریلیز):** لڑکیوں کی تعلیم کے حوالے سے ایک انقلابی اور زمانہ ساز شخصیت ارم ایجوکیشنل سوسائٹی لکھنؤ/ بارہ بنکی کے فاؤنڈر اور سابق منیجر ڈاکٹر خواجہ یونس نے ارم ایجوکیشنل سوسائٹی کی داغ بیل ڈالی تھی۔ لہذا 4 فروری کو فاؤنڈرس ڈے ہے، اس موقع پر 4 فروری 2026 کو شام ساڑھے 4 بجے سے ایک شاندار آل انڈیا مشاعرے کا انعقاد ایک شام خواجہ یونس کے نام کے عنوان سے کیا گیا ہے۔ جس میں ملک کے معروف اور مقبول ترین شعراء کرام شرکت کریں گے۔ 4 فروری کو فاؤنڈرس ڈے کے موقع پر منعقد ہونے والے آل انڈیا مشاعرے میں ڈاکٹر منظر بھوپالی، ڈاکٹر نواز دیوبندی، ابرار کاشف، ڈاکٹر مہتاب عالم، ڈاکٹر ہری اوم (آئی اے ایس) پون کمار (آئی اے ایس) ڈاکٹر انجم بارہ بنکوی۔ ڈاکٹر عباس رضا نیر، ڈاکٹر طارق قمر، مسٹر منیش شکلا، کے علاوہ محترمہ شالنی سنگھ، محترمہ شکھا اودھیش اور محترمہ انجو سنگھ شرکت کریں گے۔ آل انڈیا مشاعرے کی نظامت لکھنو یونیورسٹی کے شعبہ اردو کے صدر پروفیسر عباس رضا نیر کریں گے۔

یاد رہے کہ ڈاکٹر خواجہ سید محمد یونس ملک کے مشہور ماہر تعلیم تھے وہ چاہتے تھے کہ ملک کا ہر شخص تعلیم کے زیور سے آراستہ ہو جائے خاص کر لڑکیوں کی تعلیم کی ضرورت اور اہمیت کو ڈاکٹر خواجہ سید محمد یونس نے شدت سے محسوس ہی نہیں کیا بلکہ اس کی خدمت کے لئے اپنے آپ کو وقف کر دیا اور لڑکیوں کی تعلیم کے لیے 1970 میں لکھنؤ میں ارم ایجوکیشنل سوسائٹی کے نام سے ایک تعلیمی تنظیم کی بنیاد رکھی۔ سخت محنت اور حوصلہ مندی کی وجہ سے دیکھتے دیکھتے لکھنؤ اور بارہ بنکی میں ارم کانونٹ کا لجز کی ایک قطار لگا دی۔ ڈاکٹر خواجہ یونس کا یہ تعلیمی کارنامہ تاریخ میں سنہرے لفظوں میں تحریر کیا جائے گا۔ ان کی تعلیمی و تدریسی خدمات کے اعتراف میں تین باران کو صدارتی ایوارڈ سے اس کے علاوہ وزرائے اعلیٰ اور گورنر کی طرف سے بھی ایوارڈ سے نوازا جا چکا ہے۔ اس وقت لکھنؤ اور بارہ بنکی میں 35 اداروں کی ذمہ داری ان کے بیٹے ڈاکٹر خواجہ بزمی یونس، خواجہ فیضی یونس اور خواجہ سیفی یونس بخوبی نبھا رہے ہیں۔

# یونک میڈیکل اسٹور کے 'جن اوشدھی کیندر' کا افتتاح

## ایسی سماجی و طبی خدمات معاشرے کیلئے روشنی کا مینار ہیں: سید عمار حسنی

**لکھنؤ (پریس ریلیز):** یونک میڈیکل اسٹور، شباب مارکیٹ، ندوہ روڈ، لکھنؤ میں آج "جن اوشدھی کیندر" کا باقاعدہ افتتاح بروز اتوار کیا گیا۔ اس موقع پر علمی، سماجی اور علاقائی شخصیات نے بڑی تعداد میں شرکت کی اور دکان کی رونق میں اضافہ کیا۔ افتتاحی تقریب میں ندوۃ العلماء کے ناظر عام، مولانا سید عمار عبدالعلی حسنی ندوی نے مہمان خصوصی کی حیثیت سے شرکت کی اور تقریب کا آغاز دعائیہ کلمات سے کیا۔ اس کے علاوہ، مولانا محمد یعقوب ندوی، قاری شبیر، مولانا ذکی نور عظیم ندوی، مولانا عبداللہ مخدومی، مولانا وکیل بارہ بنکوی ندوی، سید محمد نور الحسن، سید ضیاء الحسن، حافظ مصباح الدین اور دیگر اہم شخصیات نے بھی شرکت کی۔ خصوصی طور پر پروفیسر سید وسیم اختر کے بیٹے ندیم اختر پروچانسلر انٹیگرل یونیورسٹی لکھنؤ بھی تقریب میں موجود تھے۔

افتتاح کے موقع پر مولانا سید عمار عبدالعلی حسنی ندوی نے کہا: "ایسی سماجی اور طبی خدمات کی جگہیں نہ صرف عوام کو معیاری سہولیات فراہم کرتی ہیں بلکہ صحت مند اور مستحکم معاشرے کے قیام میں بھی اہم کردار ادا کرتی ہیں۔ ہمیں چاہیے کہ ہم اس طرح کے اقدامات کو قدر کی نگاہ سے دیکھیں اور دعاؤں کے ساتھ ان کی حمایت کریں۔"

افتتاحی تقریب کے بعد مہمانان گرامی نے دکان کا تفصیلی جائزہ لیا اور جدید اوشدی سہولیات کا معائنہ کیا۔ یونک میڈیکل اسٹور کے پروپرائٹر محمد عرفان نے اس موقع پر کہا کہ "ہماری کوشش ہے کہ عام عوام تک معیاری اور قابلِ بھروسہ ادویات بروقت پہنچائی جائیں اور 'جن اوشدھی کیندر' اسی جذبے کے تحت عوام کی خدمت میں پیش کیا گیا ہے۔ اس افتتاحی تقریب میں موجودہ علاقے کے عوام اور علمی و سماجی حلقوں کے افراد نے بھرپور شرکت کی اور نئی دکان کے لیے نیک خواہشات اور دعاؤں کا اظہار کیا۔

# اصلاحِ معاشرہ کانفرنس میں تعلیم و شعور کی بیداری کا پیغام

**لکھنؤ (پریس ریلیز):** عابدہ روضۃ الاطفال والبنات، کھدرا لکھنؤ کے زیر اہتمام مسجد پیر جڑاون، نزد سرور اسکول، کھدرا چنگی، سیتاپور روڈ، لکھنؤ میں اصلاحِ معاشرہ کانفرنس اور تعلیمی مظاہرہ منعقد ہوا۔ پروگرام کا مرکزی مقصد معاشرتی جہالت کے خاتمے اور تعلیم کے فروغ کے لیے شعور اجاگر کرنا تھا۔ کانفرنس کی صدارت شیخ الحدیث مولانا اقبال احمد اعظمی مدنی نے کی جبکہ پروگرام کی قیادت بانی و ناظم مدرسہ مولانا زاہد عباسی ندوی نے کی۔ پروگرام کا آغاز قاری سلمان کی پراثر تلاوت سے ہوا، جس کے بعد عبدالناصر نے نعت پیش کی اور عرفان لکھنوی نے بھی نعتیہ کلام پیش کر کے محفل کو روحانی رنگ دیا۔ صابر لاری ایجوکیشن سوسائٹی کے کونسلر نے پروگرام کے تعلیمی و سماجی اثرات پر تاثرات دیے۔ زاہد عباسی ندوی نے تعلیم کے فروغ میں مدرسہ کے کردار اور اس کے مثبت اثرات پر سیر حاصل گفتگو کی۔

مولانا اقبال احمد اعظمی مدنی نے کہا: "معاشرتی اصلاح کی بنیاد تعلیم اور شعور میں ہے۔ ہر فرد کا فریضہ ہے کہ وہ جہالت کے خلاف آگاہی پھیلے۔ مدرسہ ایسے کردار سازی کے اہم مراکز میں سے ایک ہے جو معاشرہ بدلنے کی طاقت رکھتا ہے۔" مولانا آفتاب عالم خیرآبادی ندوی نے کہا: "معاشرتی اصلاح کے لیے تعلیم اور شعور سب سے بڑی ضرورت ہے۔" مولانا عبدالباری فاوقی نے مدرسہ کے تعاون اور فروغ تعلیم پر روشنی ڈالی اور عبداللہ عباس ندوی نے کہا: "مدرسہ نہ صرف دینی بلکہ معاشرتی تعلیم کا مرکز ہے، جو معاشرہ بدلنے کی طاقت رکھتا ہے۔"

پروگرام میں موجود دیگر علمائکرام میں مولانا ابوالقاسم ندوی، مولانا عقیل ندوی، مولانا عبدالغفار ندوی، مولانا ارشد ندوی، مولانا معین الدین ندوی، مولانا سعید ندوی، مولانا محمد قاسمی، حافظ رفیق حافظ جی، آزاد سونو عرف وسیم، مولانا منہاج قاسمی، مولانا عبدالسلام فاروقی ندوی، حافظ محمد فیصل صدیقی اور اعظم صدیقی شامل تھے۔ منشو موجودہ کارپوریٹر کھدرا لکھنؤ نے بھی شرکت کی۔ جلسہ مولانا آفتاب عالم خیرآبادی کی دعا سے اختتام پذیر ہوا۔ پروگرام میں مردوں کے ساتھ مستورات کی بڑی تعداد بھی موجود تھی، جس میں شاہدہ عباسی، اقراء صدیقی اور صدرا کے علاوہ متعدد خواتین نے حصہ لیا۔ تعلیمی مظاہرہ بھی پروگرام کا اہم جزو تھا، جس نے حاضرین کے دلوں میں تعلیم کی اہمیت اور معاشرتی ذمہ داری کے جذبے کو اجاگر کیا۔

# 'بزمِ ایوانِ غزل' کے زیرِ اہتمام عظیم الشان ماہانہ طرحی مشاعرہ منعقد

**بارہ بنکی، (پریس ریلیز)** سعادت گنج کی بہت ہی فعال ادبی تنظیم "بزمِ ایوانِ غزل" کے زیر اہتمام آئیڈیل انٹر کالج محمد پور باہوں کے وسیع حال میں ایک عظیم الشان ماہانہ طرحی مشاعرے کا انعقاد عمل میں آیا جس کی صدارت پینتے پور سے تشریف لائے مہمان شاعر مولانا اطہر بارہ بنکوی نے کی جبکہ مہمانِ خصوصی کی حیثیت سے معراج بارہ بنکوی، مہمانِ اعزازی کے طور پر انجم احمد پوری اور مہمانِ ذی وقار کا خطاب لیتے ہوئے نام پینتے پوری شریک ہوئے، طنز و مزاح کے البیلے شاعر بیڈھب بارہ بنکوی کی نظامت میں ہونے والے اس بہت ہی حسین مشاعرے کا آغاز مشتاق بزمی نے نعتِ رسول ﷺ سے کیا اور ساری فضا کو روحانی بنا دیا اس کے بعد دئے گئے مصرع طرح۔ "کوئی ساتھی نہ ملا کوچۂ رسوائی تک" پر باقاعدہ طور پر مشاعرے کا آغاز ہوا مشاعرہ بہت ہی کامیاب رہا بہت زیادہ داد و تحسین پانے والے اشعار کا انتخاب نذرِ قارئین ہے ملاحظہ فرمائیں۔

ایک امید ہی تنہا مری ہمدم ٹھہری
ساتھ چھوڑا نہیں جس نے شبِ تنہائی تک
مولانا سلمان اطہر بارہ بنکوی

جو گوئیے ہیں وہ کرتے ہیں جہازوں کا سفر
جو ہیں فنکار وہ ہیں حوصلہ افزائی تک
بیڈھب بارہ بنکوی

کس قدر تیز ہے عورت کے تخیل کا سفر
اک ملاقات میں ہوتا ہے شناسائی تک
ذکی طارق بارہ بنکوی

تیری یادیں لیے پھرتا ہوں میں صحرا صحرا
لوگ کہتے ہیں تبھی تو مجھے صحرائی تک
نادم پینتے پوری

لوگ جب اس کی خدائی پہ بحث کرتے ہیں
چھین لیتا ہے وہ داناؤں سے دانائی تک
معراج بارہ بنکوی

اس کی رحمت کو پکاروں تو پکاروں کیسے
ایسا مجرم ہوں گنہگار ہے پرچھائی تک
عاصی چوکھنڈوی

میں تخیل میں جہاں چاہوں چلا جاتا ہوں
قید رہتا نہیں افلاک کی اونچائی تک
ڈاکٹر بشر مسولوی

تجھ کو معلوم بھی ہے چھوڑ کے جانے والے
تجھ سے آباد ہے میری شبِ تنہائی تک
شوق سہالوی

کارِ نمرود نہ کر وقت کا فرعون نہ بن
خاک میں مل گئی قارون کی خود آرائی تک
سلیم اختر پینتے پوری

اس سے کہہ دو کہ وہ اب میرا تعاقب نہ کرے
وہ کبھی چھو نہیں سکتا مری پرچھائی تک
انجم احمد پوری

گھر میں بیٹھی ہے مری لاڈلی غربت کے سبب
اب تلک بیج نہ سکی دو ستو شہنائی تک
اسلم سیدن پوری

صرف مایوسی ہی مایوسی نظر آتی ہے
تنگئ دست سے بازار کی مہنگائی تک
کلیم طارق سیدن پوری

ساتھ اپنوں نے جو چھوڑا ہے تو حیرت کیسی
سر پہ سورج ہو تو گھٹ جاتی ہے پرچھائی تک
دانش رام پوری

ذہن میں بھول کر آئے نہ خود آرائی تک
ورنہ کھا جائے گا یہ زعم سب اچھائی تک
راشد ظہور سیدن پوری

غوطہ خوری کا ذرا شوق مجھے لگنے دے
پھر میں آؤں گا سمندر تری گہرائی تک
اثر سیدن پوری

اے مری فکرِ غزل میں ترے صدقے جاؤں
ساتھ چھوڑا نہیں تو نے مرا تنہائی تک
نفیس احمد پوری

صرف اس کے ہی لیے میں بھی نہ جی پاؤں گا
کوئی پہنچا دے خبر یہ مرے ہرجائی تک
مشتاق بزمی

آؤ نزدیک سے میں تم کو دکھا دیتا ہوں
یہ مرا گھر ہے کہ جس میں نہیں انگنائی تک
شفیق رام پوری

بیٹیاں بیٹھی ہیں بن بیاہی گھروں میں جن کے
درد دیتی ہے انہیں شادی کی شہنائی تک
نظر مسولوی

سب نے چاہا کہ تماشہ ہو مری ہستی کا
شور ہی شور رہا درد کی شہنائی تک
اقبال خوشتر بانسوی

میرے اعمال نے پیچھا نہیں چھوڑا میرا
یہ گئے ساتھ مرے قبر کی تنہائی تک
نازش بارہ بنکوی

تہ بہ تہ ایک سمندر ہے سمجھیے سلمان
کوئی پہنچا ہی نہیں علم کی گہرائی تک
ڈاکٹر سلمان یونس

روک لیتی ہیں سمندر کی یہ لہریں ہم کو
سوچتے ہم بھی ہیں جائیں کبھی گہرائی تک
نعیم سکندر آبادی

جھوٹ تک کوئی رہا اور کوئی سچائی تک
کوئی ساتھی نہ ملا کوچۂ رسوائی تک
قمر سکندر آبادی

میں اکیلا ہی چلا اور اکیلا ہی رہا
کوئی ساتھی نہ ملا کوچۂ رسوائی تک
ظہیر سیدن پوری

ہمسفر سب مرے شہرت کی بلندی تک تھے
کوئی ساتھی نہ ملا کوچۂ رسوائی تک
سحر ایوبی

حاسد و جشن مناؤ مرے در پر آ کر
عشق لے آیا مجھے کوچۂ رسوائی تک
عاصم اقدس رامپوری

شمس سے آنکھ ملانے کی تو کوشش مت کر
چھین لے گا وہ تری آنکھ کی بینائی تک
جان وارث صہبا

مفلسی میں نہیں ہوتا ہے سگا بھائی تک
رو دیئے دیکھ کے منظر یہ تماشائی تک
ابوذر انصاری

ان شعراء کے علاوہ قیوم بہٹوی اور اسرار حیات نے بھی اپنا اپنا طرحی کلام پیش کیا اور شعراء و سامعین سے خوب داد و تحسین حاصل کی سامعین میں ماسٹر محمد وسیم انصاری، ماسٹر محمد قسیم انصاری، ماسٹر محمد حلیم انصاری، ماسٹر محمد راشد انصاری کے نام بھی قابلِ ذکر ہیں، "بزمِ ایوانِ غزل" کا آئندہ ماہ ماہانہ طرحی مشاعرہ 25/ مارچ بروز اتوار مندرجہ ذیل مصرع طرح پر آئیڈیل انٹر کالج میں ہی ہوگا۔ "سفر کو بانٹ لیتے ہم تھکن تقسیم کر لیتے" قافیہ: تقسیم، ردیف: کر لیتے۔ اس اعلان کے ساتھ ہی بزم کے صدر ذکی طارق بارہ بنکوی نے مشاعرے میں دور دراز اور اطراف و جوانب سے آکر شرکت کرنے والے سبھی شعراء اور سامعین کرام کا شکریہ ادا کرتے ہوئے مشاعرے کا آئندہ ماہ تک کے لئے اختتام کا اعلان کیا۔

# اتر پردیش میں 69 ہزار اساتذہ کی بھرتی کا معاملہ پھر گرم، لکھنؤ میں مظاہرے کا اعلان

**لکھنؤ (ایجنسی):** اتر پردیش میں 69 ہزار اساتذہ کی بھرتی کا معاملہ ایک بار پھر زور پکڑ گیا ہے۔ ریزرو زمرے کے امیدوار اپنے مطالبات کے لیے آج لکھنؤ میں احتجاج کریں گے۔ امیدواروں کا الزام ہے کہ حکومت نے کوئی پہل نہیں کی جس کی وجہ سے معاملہ اتنا آگے چلا گیا۔ اس معاملے کی پہلی سماعت ستمبر 2024 میں سپریم کورٹ میں ہوئی تھی، اس کے بعد سے اس معاملے میں تاریخ پر تاریخ مل رہی ہے۔ اس معاملے میں اگلی سماعت 4 فروری کو ہوگی لیکن اس سے پہلے آج ریزرو زمرے کے لوگ اپنا غصہ ظاہر کرنے کے لیے احتجاج کرنے والے ہیں۔

تحریک کی قیادت کر رہے دھننجے گپتا نے اس حوالے سے ایک بیان جاری کر کے کہا ہے کہ حکومت اس معاملے کو حل کرنے کے لیے کوئی پہل نہیں کر رہی ہے جس کے نتیجے میں سپریم کورٹ کی طرف سے صرف تاریخیں دی جا رہی ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ وہ 2 فروری سے احتجاج شروع کریں گے۔ تحریک کے آغاز میں مقرر تمام ضلعی کوآرڈینیٹروں سے بلاک سطح پر رابطہ کر کے آنے والے امیدواروں اور ان کے اہل خانہ کی فہرست تیار کرنے کے لیے کہا گیا ہے۔

اس صورتحال میں اس معاملے کو لے کر مظاہرین غصے سے بھرے ہوئے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ او بی سی کمیشن اور لکھنؤ ہائی کورٹ کا فیصلہ ان کے حق میں ہے۔ اس معاملے پر قومی پسماندہ طبقات کمیشن کی رپورٹ، وزیر اعلیٰ کی طرف سے بنائی گئی انکوائری کمیٹی کی رپورٹ اور لکھنؤ ہائی کورٹ کی ڈبل بنچ کا فیصلہ سبھی ہمارے حق میں ہیں لیکن ہمارے ساتھ ناانصافی ہو رہی ہے کیونکہ ہم پسماندہ اور دلت طبقے سے آتے ہیں۔ ایک اور احتجاجی نے کہا کہ وہ پچھلے 6 سالوں سے جدوجہد کر رہے ہیں۔ حکومت سے مطالبات کرتے ہیں لیکن ان کے مطالبات نہیں سن رہے ہیں۔ تمام امیدوار سماعت نہ ہونے کی وجہ سے تکلیف میں ہیں۔